قرآنی عربی پروگرام

اس ماڈیول کے اختتام پر ان شاء اللہ آپ زبان و بیان، عربی اسالیب اور فن بلاغت کی کچھ نزاکتوں کو اچھی طرح سمجھ سکیں گے۔

ماڈیول AG03: علم بلاغت ۔۔ حصہ اول

ٹیکسٹ بک

محمد مبشر نذیر۔ محمد شکیل عاصم

www.islamic-studies.info

فہرست

تعارف

محترم قارئین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عربی زبان سیکھنے کے لئے 'قرآنی عربی پروگرام' کے انتخاب کا بہت بہت شکریہ۔ اس پروگرام میں ان شاء اللہ ہم متعدد ماڈیولز کے ذریعے عربی زبان سیکھیں گے۔ اس پروگرام کے اختتام پر ان شاء اللہ آپ قرآن وحدیث اور مسلم علماء کی عربی کتب کے مطالعے پر قادر ہو جائیں گے۔ اس پروگرام کو اس طرح سے ڈیزائن کیا گیا ہے کہ آپ نہایت ہی آسانی کے ساتھ درجہ بدرجہ ادبیات اسلامیہ میں استعمال ہونے والی عربی زبان سیکھ سکتے ہیں۔ اس پروگرام کو قرآنی عربی پروگرام کا نام دینے کی وجہ یہ ہے کہ اس پروگرام کا محور و مرکز قرآن مجید ہے مگر اس میں دینی کتب میں استعمال ہونے والی عربی بھی آپ سیکھ جائیں گے۔

لوگ عموماً دو وجوہات کی بنیاد پر عربی سیکھتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ قرآن مجید، احادیث اور اسلامی لٹریچر کو سمجھا جا سکے اور دوسرے یہ کہ عربوں کے ساتھ جدید عربی میں گفتگو کی جا سکے۔ یہ پروگرام پہلے مقصد کی تکمیل کے لئے وضع کیا گیا ہے البتہ دوسرے مقصد کے لئے عربی سیکھنے والے بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ عربی چونکہ دنیا کی منظم ترین زبان ہے، اس لیے اس کا سیکھنا بہت آسان ہے۔ اس کے قواعد وضوابط بہت واضح ہیں۔ اگر آپ یہ قواعد وضوابط سیکھ لیں تو چند ہی ہفتوں میں آپ اس زبان کا بڑا حصہ سمجھ سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ عربی میں چالیس پچاس ایسے الفاظ ہیں جو بہت زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ ابتدائی ماڈیولز میں یہ الفاظ سکھا دیے جائیں۔ قرآن وحدیث کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن وحدیث اور اسلامی لٹریچر میں استعمال ہونے والی عربی زبان سے واقفیت حاصل کریں۔ اس کے اسالیب کو پہچانیں اور اس کے محاوروں سے واقفیت حاصل کریں۔ یہی کوشش ہم نے اس پروگرام میں کی ہے۔

اس پروگرام میں عربی سیکھنے کا طریقہ کار نہایت ہی سادہ ہے۔ روزانہ ایک سبق کا مطالعہ کیجیے۔ ہر سبق میں 'اپنی صلاحیتوں کا امتحان لیجیے!' کے تحت مشقوں کو حل کیجیے۔ مشقوں کو حل کرنے کی کوشش کرنے سے پہلے جوابات ہرگز نہ دیکھیے۔ بعد میں جوابات کو چیک کیجیے۔ آپ کو الفاظ کے معانی اور زبان کے اصول و قواعد رٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سب کچھ آپ کو خود بخود یاد ہوتا چلا جائے گا کیونکہ ہر ہر لفظ اور اصول بار بار آپ کے سامنے آئے گا۔ چند ہی ہفتوں میں آپ محسوس کریں گے کہ آپ عربی زبان سمجھنے پر قدرت رکھتے ہیں۔ آپ کی دلچسپی برقرار رکھنے اور معلومات ذہن نشین کروانے کی خاطر بعض معلومات کو الگ باکس کی صورت میں درج کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے:

تعمیر شخصیت: اس پروگرام کا مقصد محض عربی سکھانا ہی نہیں ہے بلکہ اپنی شخصیت کو قرآن و سنت کے سانچے میں ڈھالنا بھی ہے۔ اس لئے ہر سبق کے آغاز میں آپ کو یہ باکس ملے گا جس میں تعمیر شخصیت سے متعلق ٹپس دیے جائیں گے۔

مطالعہ کیجیے! اس باکس میں اچھی کتب اور تحریروں کے لنک فراہم کئے جائیں گے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ عربی زبان اور عربوں سے متعلق دلچسپ معلومات آپ کو اس باکس میں ملیں گی۔ ان معلومات سے آپ نزول قرآن کے زمانے کے عرب معاشرے کو سمجھ سکیں گے۔

چیلنج! آپ کی زبان دانی کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے آپ کو چیلنج دیا جائے گا جس کی مدد سے آپ عربی زبان کی صلاحیت کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

آج کا اصول: زبان کے قوانین اس باکس میں دیے جائیں گے تاکہ آپ انہیں آسانی سے یاد کر سکیں۔ دوہرائی کے لیے یہ باکسز آپ کو بار بار ملیں گے۔ ایسا بھی ہو گا کہ ایک ماڈیول کے اصول آپ کو دوسرے میں ملیں گے۔ اس بار بار دوہرائی کا مقصد یہ ہے کہ آپ کو یہ اصول یاد ہو جائیں۔

تعارف

اس پروگرام کو اس انداز میں منظم کیا گیا ہے کہ آپ تدریجاً عربی سیکھتے چلے جائیں گے۔ پروگرام کو تین سطحوں یا لیولز میں تقسیم کیا گیا ہے: بنیادی (Basic)، متوسط (Intermediate) اور اعلیٰ (Advanced)۔ ہر لیول میں متعدد ماڈیولز ہیں جنہیں دو سیریز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک سیریز عربی گرامر کی ہے جس کے لیے AG کا کوڈ اختیار کیا گیا ہے جیسے AG00, AG01, AG02 وغیرہ۔ دوسری سیریز میں عربی متن کا مطالعہ شامل ہے جس سے آپ کے ذخیرہ الفاظ (Vocabulary) میں اضافہ ہو گا۔ اس کے لیے AT کا کوڈ اختیار کیا گیا ہے۔ پورے پروگرام کا خاکہ یہ ہے اور طالب علم کو تیروں کے مطابق ماڈیولز کا مطالعہ یکے بعد دیگرے کرنا ہو گا۔ ایک لیول میں پہلے گرامر کے ماڈیولز پڑھیے اور پھر متن کے۔

	ابتدائی سطح (Basic Level)	متوسط سطح (Intermediate Level)	اعلیٰ سطح (Advanced Level)
عربی زبان کے قواعد و ضوابط (Grammar and Rhetoric)	AG00 → AG01 → AG02	AG03 → AG04 → AG05 → AG06	AG07 → AG08
عربی متن اور ذخیرہ الفاظ (Arabic Text and Vocabulary)	AT01 → AT02 → AT03	AT04 → AT05 → AT06	AT07 → AT08 → AT09 → AT10 → AT11 → AT12 → AT13

تعارف
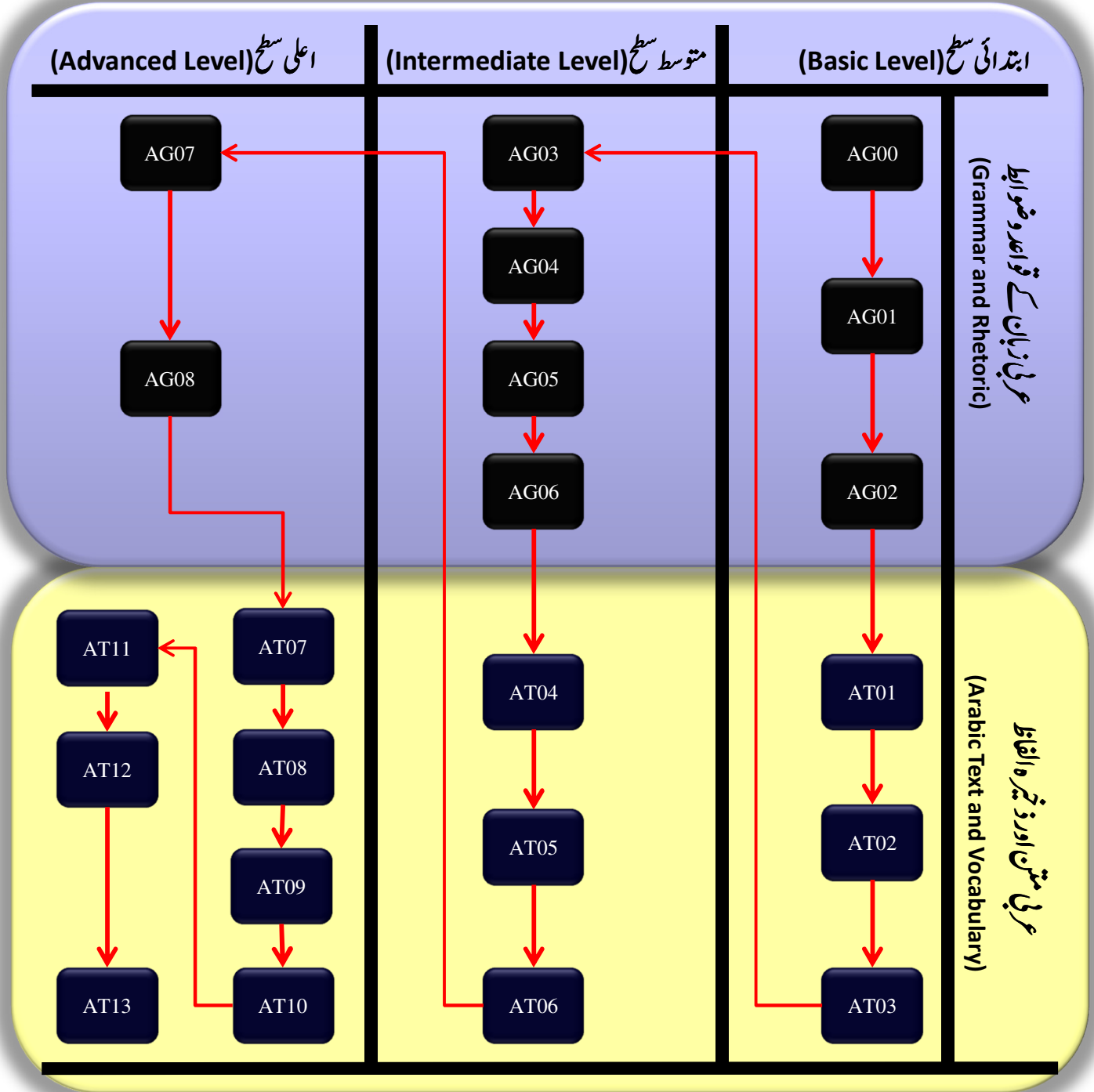
AG سیریز میں گرامر اور بلاغت کے قوانین سکھائے گئے ہیں اور ان قوانین کے استعمال کے لئے قرآن مجید سے پریکٹس کروائی گئی ہے۔ AT سیریز میں زبان کے ذخیرہ الفاظ میں اضافے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس مقصد کے لئے قرآن مجید، حدیث اور ادبیات اسلامیہ سے اقتباسات پیش کئے گئے ہیں۔ آپ نے اس کے ذخیرہ الفاظ اور اسالیب کو سیکھتے ہوئے ان اقتباسات کا ترجمہ کرنا ہے۔ آپ کو قوانین یا الفاظ کو رٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مشقوں کو اس طریقے سے ڈیزائن کیا گیا ہے کہ یہ قوانین اور الفاظ خود بخود آپ کے ذہن میں راسخ ہوتے چلے جائیں گے۔

بنیادی لیول (Basic Level)

بنیادی لیول پر کل چھ ماڈیولز ہیں جن میں گرامر کے تین اور متن کے تین ماڈیولز شامل ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

- ماڈیول AG00: اس ماڈیول کا مقصد آپ کو عربی رسم الخط اور تجوید سکھانا ہے۔ اگر آپ پہلے ہی عربی پڑھ سکتے ہیں تو آپ براہ راست ماڈیول AG01 سے آغاز کر سکتے ہیں مگر ماڈیول AG00 کا طائرانہ جائزہ مفید رہے گا، بالخصوص عرب ممالک اور برصغیر میں عربی رسم الخط میں تھوڑا سا فرق پایا جاتا ہے۔ اس فرق کو ضرور سیکھ لیجیے۔
- ماڈیول AG01: اس ماڈیول میں آپ عربی گرامر کے بنیادی مباحث کا مطالعہ کریں گے۔
- ماڈیول AG02: اس ماڈیول میں آپ عربی گرامر کے مزید بنیادی مباحث جن میں علم النحو شامل ہے، کا مطالعہ کریں گے۔
- ماڈیول AT01: اس ماڈیول کا مقصد یہ ہے کہ آپ روزمرہ مذہبی معمولات میں استعمال ہونے والی عربی سیکھ لیں۔
- ماڈیول AT02: اس ماڈیول کا مقصد آپ کی زبان کی صلاحیت کو بڑھانا ہے۔ اس میں آپ اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں گے۔ ان شاء اللہ اس ماڈیول کے اختتام پر آپ ڈکشنری کی مدد سے 15-20% عربی سمجھنے کے قابل ہو جائیں گے۔
- ماڈیول AT03: اس میں آپ مزید کے اقتباسات کا مطالعہ کریں گے اور اس ماڈیول کے اختتام تک ان شاء اللہ ڈکشنری کی مدد سے 30-40% عربی سمجھنے کے قابل ہو چکے ہوں گے۔

اس لیول کے اختتام پر آپ کافی عربی سیکھ چکے ہوں گے۔ نماز اور جمعہ کا خطبہ سمجھ سکیں گے اور جب قرآن مجید کی تلاوت کریں گے تو کافی باتیں سمجھ میں آ سکیں گی۔

متوسط لیول (Intermediate Level)

یہ لیول سات ماڈیولز پر مشتمل ہے۔ اس میں آپ عربی زبان کے قواعد و ضوابط (Grammar and Rhetoric) کے چار اور متن کے تین ماڈیولز کا مطالعہ کریں گے، جن کی تفصیل یہ ہے:

- ماڈیول AG03: اس ماڈیول میں آپ کی زبان کی صلاحیتیں مزید بہتر ہوں گی۔ اس ماڈیول میں پہنچ کر آپ علم بلاغت (بشمول علم المعانی، علم البیان اور علم البدیع) کا مطالعہ کریں گے اور زبان میں نازک احساسات کو سمجھنے کے قابل ہو جائیں گے۔
- ماڈیول AG04: اس ماڈیول میں آپ علم بلاغت (Rhetoric) کے مزید مباحث کا مطالعہ کرتے ہوئے زبان و بیان کے مزید نازک احساسات کو سمجھ سکیں گے۔ اس کے اختتام پر آپ علم بلاغت کی بحثوں سے اچھی طرح واقف ہو چکے ہوں گے۔

دینی مدارس میں عام طور پر علم بلاغت کو عربی گرامر کی تکمیل کے بعد پڑھایا جاتا ہے لیکن ہم نے اس پروگرام میں یہ ترتیب الٹ دی ہے کہ بلاغت کی دلچسپ بحثوں کو گرامر کے خشک قواعد سے پہلے پڑھا دیا ہے تا کہ طالب علم کی دلچسپی برقرار رہے۔

تعارف

- ماڈیول AG05: اس ماڈیول میں آپ علم الصرف کے مطالعے کا آغاز کریں گے۔ آپ یہ سیکھیں گے کہ کس طرح سے ایک لفظ سے سینکڑوں الفاظ اخذ کیے جاسکتے ہیں۔
- ماڈیول AG06: اس ماڈیول میں آپ علم الصرف کے مزید مباحث کا مطالعہ کریں گے اور اس کے اختتام پر ان شاء اللہ ایک لفظ سے سینکڑوں الفاظ بنانے کے قابل ہو چکے ہوں گے۔
- ماڈیول AT04-06: ان پانچ ماڈیولز میں آپ متوسط سطح کے عربی اقتباسات کا مطالعہ کریں گے۔ آپ کے ذخیرہ الفاظ میں مزید اضافہ ہو گا اور AT06 کے اختتام پر آپ ان شاء اللہ 60-70% عربی سمجھنے کے قابل ہو چکے ہوں گے۔

اعلی لیول (Advanced Level)

اعلی لیول میں کل نو ماڈیولز ہیں جن میں گرامر کے دو اور متن کے سات ماڈیولز شامل ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

- ماڈیول AG07: اس ماڈیول میں آپ علم الصرف کے اعلی مباحث کا مطالعہ کریں گے۔
- ماڈیول AG08: اس ماڈیول میں آپ علم الصرف کے مزید اعلی مباحث کا مطالعہ کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ علم النحو کے باقی رہ جانے والے اعلی مباحث کا مطالعہ بھی کریں گے۔ اس ماڈیول کے اختتام پر آپ عربی قواعد و ضوابط (Grammar and Rhetoric) سے پوری طرح واقف ہو چکے ہوں گے اور یہ بھی سیکھ چکے ہوں گے کہ عربی متن کا لغوی تجزیہ کیسے کیا جاتا ہے۔
- ماڈیول AT07-AT13: ان ماڈیولز میں آپ اعلی سطح کی عربی عبارتوں کا مطالعہ کریں گے۔ ماڈیول AT13 کے اختتام پر آپ اتنی عربی سیکھ چکے ہوں گے کہ اطمینان سے عربی کتب کا مطالعہ کر سکیں اور 100% عبارت کو سمجھ سکیں۔ ہاں، کبھی کبھار کسی نئے لفظ کے لیے آپ کو ڈکشنری کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

اس پروگرام کے اختتام پر آپ علم الصرف، علم النحو، علم المعانی، علم البیان، علم البدیع کے اہم تصورات سے واقف ہو چکے ہوں گے۔ آپ مسلم تاریخ کے مختلف ادوار میں لکھے گئے دینی لٹریچر کا مطالعہ کر سکیں گے اور زبان کو بآسانی سمجھ سکیں گے۔ ہر لیول کے اختتام پر آپ کا امتحان لیا جائے گا جس میں آپ اپنی صلاحیتوں کو ٹیسٹ کر سکیں گے۔

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ اس پروگرام کے ذریعے آپ عربی بول چال پر نہ تو قادر ہو سکیں گے اور نہ ہی عربی زبان کے ادیب بن سکیں گے مگر یہ پروگرام آپ کو یہ مقاصد حاصل کرنے میں مدد ضرور کرے گا۔ اس پروگرام کا بنیادی مقصد آپ کو زبان سمجھنے (Comprehension) کے قابل بنانا ہے کیونکہ دین کے طالب علم کی ضرورت یہی ہے کہ وہ عربی سمجھ سکے اور قرآن و حدیث اور عربی کتابوں کا مطالعہ کر سکے۔ عربی بول چال پر قدرت کے لئے آپ کو عرب ماحول اور تحریر سیکھنے کے لئے ایک استاذ کی ضرورت رہے گی جو آپ کی تحریروں کی اصلاح کر سکے۔ ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ کتاب میں ٹائپنگ وغیرہ کی غلطیوں کو جس حد تک ممکن ہو، کم سے کم کیا جائے۔ تاہم عربی ٹائپنگ میں حرکات کی غلطی کا امکان بہر حال رہتا ہے۔ اہل علم سے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب میں جہاں کوئی غلطی دیکھیں تو مصنف کو مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

اگر آپ کے ذہن میں کسی بھی سبق سے متعلق کوئی سوال پیدا ہو تو آپ براہ راست مصنفین کو ای میل کر کے اپنے سوال کا جواب حاصل کر سکتے ہیں۔ اپنے تاثرات بھی ای میل کیجیے۔ اللہ تعالی آپ کا حامی و ناصر ہو۔

محمد شکیل عاصم (shakeelasim56@gmail.com)۔ محمد مبشر نذیر (mubashirnazir100@gmail.com)

ذوالحجہ 1434/ اکتوبر 2013

عربی سیٹ اپ

اس پروگرام کے مطالعہ سے پہلے مناسب رہے گا کہ آپ اپنے کمپیوٹر کو عربی زبان کے سیٹ اپ کر لیجیے۔ اس کا طریقہ کار یہ ہے:

<u>For Windows XP Users</u>

- Open "Regional and Language Options" from Control Panel
- Choose Language tab.
- Check the "Install files for Complex Script and right-to-left languages (Including Thai)".
- Press Apply to proceed
- Press Details button.
- Press Add button.
- Select the "Arabic (Saudi Arabia)" in Input Language drop down list.
- Select the default "Arabic (102)" keyboard.
- Press "OK" and then "Apply".

<u>For Windows Vista / 7.0 / 8.0 Users</u>

- Open "Regional and Language Options" from Control Panel
- Press "Keyboards and Languages" tab.
- Press "Change keyboards…" button
- Press "Add" button
- Select "Input Language: "Arabic"

The system may ask you to provide Windows CD during this process.

Warning!!!!!!!!! If you are using an unlicensed version of Windows, it may corrupt your Windows.

درج ذیل لنک سے مزید وسائل بھی ڈاؤن لوڈ کر لیجیے۔

www.mubashirnazir.org/Courses/Arabic/Resources.htm

- قرآن مجید اور اس کی ڈکشنریاں
- عربی اور اردو فانٹ
- صخر عربی انگریزی ڈکشنری: اسے اپنے کمپیوٹر پر انسٹال بھی کر لیجیے۔

تعمیر شخصیت

اپنے والدین کا خیال رکھیے۔ انہوں نے آپ کا اس وقت خیال رکھا تھا جب آپ کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

محترم قارئین!

مبارک ہو کہ آپ نے عربی گرامر کے کافی قوانین کا مطالعہ مکمل کر لیا ہے۔ اب ہم کچھ دیر کے لیے گرامر کو ایک طرف رکھ کر عربی زبان کے کچھ اور مباحث کا مطالعہ کریں گے۔

یہ مباحث علم البلاغۃ کہلاتے ہیں اور انہیں عربی گرامر سے ایک الگ اعلیٰ فن سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے خیال میں طالب علم کو ان کا مطالعہ گرامر کے اعلیٰ مضامین کی نسبت پہلے کر لینا چاہیے کہ یہ نسبتاً آسان اور دلچسپ مباحث ہیں۔

قرآن مجید کے نزول کے دور میں فصاحت و بلاغت کو کلیدی حیثیت حاصل تھی بلکہ اب بھی ہے۔ عرب شاعری اور نثر کے مقابلے منعقد کیا کرتے تھے۔ ان مقابلوں میں ان کے خطیب خطبے دیتے جبکہ شاعر اپنی نظمیں سناتے۔ جیتنے والے شاعر کو انعام یہ ملتا کہ اس کے تخلیقی شاہکار کو خانہ کعبہ کی دیوار سے لٹکا دیا جاتا۔ خطیب اور شاعر معاشرے میں بلند ترین مقام کے حامل سمجھے جاتے تھے۔

اسی زمانے میں قرآن مجید کا نزول ہوا۔ تمام عرب، خواہ وہ قرآن کو اللہ کی کتاب مانتے تھے یا نہ تھے، اس بات پر یقین کرنے پر مجبور ہو گئے کہ قرآن مجید کی زبان، فصاحت و بلاغت کے اعلیٰ ترین معیار سے بھی بلند ہے اور اس معیار کو پالینا کسی انسان کے بس کا روگ نہیں ہے۔ اسی زمانے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کے مخالفین کو یہ چیلنج دیا کہ وہ سب مل کر قرآن کی زبان کے درجے کا کوئی شہ پارہ ادب تخلیق کرنے کی کوشش کریں:

وَإِنْ كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ. (البقرۃ 2:23)

'اگر تمہیں اس کے بارے میں کوئی شک ہو جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا، تو اس جیسی کوئی ایک سورت ہی بنا لاؤ۔ اللہ کے مخالف اپنے تمام حمایتیوں کو بھی بلا، اگر تم سچے ہو۔'

اپنی زبان دانی کی تمام تر خصوصیات کے باوجود، عرب قرآن جیسی ایک آیت بھی تخلیق کرنے میں ناکام رہے۔ اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدترین دشمن بھی قرآن کی زبان کی تعریف کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ولید بن مغیرہ، جو کہ ابوجہل کا قریبی ساتھی اور اسلام کا بہت بڑا دشمن تھا، کہہ اٹھا: 'مجھ سے زیادہ کوئی شخص رزمیہ شاعری، صفاتی شاعری، وجدانی شاعری اور عمومی شاعری نہیں جانتا۔ مگر اللہ کی قسم، قرآن کا مقابلہ کوئی چیز نہیں کر سکتی۔ اس کی خوبصورتی اور حلاوت کا کوئی مقابلہ نہیں۔'

اس سبق میں ہم کلاسیکی عربی کی فصاحت و بلاغت کے معیار کا مطالعہ کریں گے۔

فصاحت

فصاحة کا لغوی معنی ہے 'واضح ہونا'۔ الکلام الفصیح وہ کلام ہے جو کہ اپنے معنی میں واضح ہو۔جس کے الفاظ گرامر کے اصولوں کے مطابق ہوں اور جس کا معنی آسانی سے سمجھ میں آ جائے۔اور الفاظ کو اس انداز میں استعمال کیا گیا ہو جیسا کہ اس زبان کے اچھے ادیب اور شاعر اسے استعمال کرتے ہیں۔

کسی زبان کی فصاحت کو جانچنے کے لئے اہل زبان کا ادبی ذوق بہت اہم ہے۔یہی ذوق ہے جو کہ اچھی اور بری زبان میں فرق کر سکتا ہے۔مثال کے طور پر بارش والے بادلوں کے لئے عرب مختلف الفاظ استعمال کرتے ہیں جیسے مُزنَةٌ، دِیْمَةٌ، بُعاقٌ۔ان میں سے پہلے دو آسانی سے بولے جاسکتے ہیں۔کانوں کو ان کا تاثر اچھا لگتا ہے۔اس کے برعکس لفظ بُعاقٌ کو بولنا بھی مشکل ہے اور یہ کانوں کو بھی بھلا نہیں لگتا۔

زبان وبیان کے ماہرین کے نزدیک فصیح کلام کی خصوصیات یہ ہیں:

- کلام گرامر کے مروجہ اصولوں کی خلاف ورزی نہ کرتا ہو، سوائے اس کے کہ اہل زبان کسی مقام پر خود گرامر کے کسی قانون پر عمل نہ کرتے ہوں۔ایسی صورت کو 'استثناء' کہا جاتا ہے۔
- کلام مشکل سے بولے جانے والے اور کانوں کو بھلے نہ لگنے والے الفاظ سے پاک ہو۔
- کلام میں الفاظ کو اس طرح سے استعمال نہ کیا جائے کہ اسے بولنا یا سننا مشکل ہو۔مثلاً اس عربی شعر کو تیزی سے پڑھنے کی کوشش کیجیے۔

و قَبْرُ حَربٍ بِمَكَانٍ قَفْرُ : و لَيسَ قُربَ قَبْرِ حَربٍ قَبْرُ

ترجمۃ: حرب (بن امیۃ) کی قبر صحرا میں ہے۔حرب کی قبر کے پاس کوئی قبر نہیں ہے۔

امید ہے کہ آپ اس شعر کو پڑھتے ہوئے اٹکے ہوں گے۔اس وجہ سے یہ شعر فصاحت کے درجے سے گرا ہوا ہے۔

- کلام میں الفاظ کی ترتیب مناسب ہو۔اگر ترتیب درست نہ ہو گی تو اس سے مراد واضح نہ ہو گی۔جیسے اگر یہ کہا جائے کہ 'اگر ٹوپی تمہارے سر پر پوری نہ آئے تو اسے چھوٹا ہونا چاہیے۔'اس جملے میں یہ واضح نہیں ہے کہ چھوٹا کس چیز کو ہونا چاہیے: ٹوپی کو یا سر کو؟ صحیح ترتیب یہ ہو گی: 'ٹوپی کو چھوٹا ہونا چاہیے اگر یہ تمہارے سر پر پوری نہ آئے۔'
- الفاظ مناسب استعمال کیے جائیں جو معنی کو پوری طرح واضح کرتے ہوں۔الفاظ ایسے ہونے چاہییں جو اس زبان کے ادیب اور شاعر عام استعمال کرتے ہوں۔ڈھونڈ ڈھونڈ کر مشکل الفاظ استعمال کرنا زبان کی خوبی نہیں بلکہ خامی ہے۔
- زبان میں بے جا تکرار یا الفاظ کا ضرورت سے زیادہ استعمال نہ ہو۔

بلاغت

بلاغة کا لغوی معنی ہے 'مناسب ہونا'۔ الکلام البلیغ وہ کلام ہے جو کہ فصیح ہونے کے ساتھ ساتھ ایسی ہو کہ اس میں مخاطبین کی رعایت سے مناسب الفاظ استعمال کیے گئے ہوں تا کہ درکار نتائج پیدا ہو سکیں۔ مثلاً اگر کسی اشتہار کا مقصد یہ ہو کہ لوگ اس میں بیان کردہ پراڈکٹ کو خریدیں اور لوگ اس اشتہار کو پڑھ کر یا دیکھ کر بور ہونے لگیں تو اسے بلیغ نہیں کہا جائے گا۔

بلاغت ایسا آرٹ ہے جسے سیکھنے کے لئے طالب علم میں جمالیاتی حس کا موجود ہونا ضروری ہے۔ اس آرٹ کو سیکھ کر ایک طالب علم اس قابل ہو سکتا ہے کہ وہ مناسب اور غیر مناسب میں تمیز کر سکے۔ بلاغت ایک پینٹنگ کی طرح ہے۔ جیسے کوئی آرٹسٹ رنگوں کی مناسب آمیزش کر کے اپنے مخاطبین کی جمالیاتی اور عقلی حسوں پر اثر انداز ہو سکتا ہے، بالکل ویسے ہی ایک بلیغ ادیب الفاظ اور جملوں کا مناسب استعمال کر کے مخاطب کے جذبات و احساسات کے تاروں کو چھیڑ سکتا ہے۔ ایک بلیغ ادیب اپنے خیالات کو مناسب الفاظ، جملوں اور اسالیب میں اس طریقے سے پیش کرتا ہے کہ مخاطب کی جمالیاتی، عقلی اور جذباتی حالت متاثر ہوتی ہے۔

ممکن ہے کہ ایک لفظ، مرکب یا جملہ ایک مقام پر اچھے نتائج مرتب کرے مگر وہی لفظ یا جملہ دوسرے مقام پر اچھے نتائج مرتب نہ کر سکے۔ جیسے خوشی کی تقریب میں ایک مزاحیہ نظم زبردست قہقہے بکھیر سکتی ہے مگر جنازے کی تقریب کے لئے وہی نظم بالکل ہی غیر مناسب ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ ایک بلیغ ادیب کو الفاظ، محاوروں اور جملوں کا انتخاب کرتے ہوئے سامعین کی ذہنی سطح، جذبات، رجحانات، جگہ اور زیر بحث موضوع جیسے پہلوؤں کو مد نظر رکھنا چاہیے۔

بلاغت کا تعلق صرف الفاظ کے مناسب استعمال ہی سے نہیں ہے۔ بلکہ یہ کلام کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے جن میں الفاظ، معانی، اسالیب، جگہ، موقع و محل اور مخاطبین کی نفسیات سبھی شامل ہیں۔

علم بلاغت

جیسا کہ آپ مطالعہ کر چکے ہیں کہ علم الصرف وہ علم ہے جس میں کسی مادے سے سینکڑوں الفاظ کو اخذ کرنے کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح علم النحو وہ علم ہے جس میں الفاظ کے رفع، نصب اور جر اعراب کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح سے فصاحت وبلاغت کی تفصیل کے لئے تین دیگر علوم ایجاد کیے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے۔

- علم المعانی: اس میں ان قواعد وضوابط کا بیان ہے جن کی مدد سے کوئی شخص معانی کے تعین میں غلطی سے محفوظ رہ سکتا ہے۔
- علم البیان: اس میں وہ قواعد وضوابط بیان کیے جاتے ہیں جن کی مدد سے کلام کو واضح طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔
- علم البدیع: اس میں وہ طریقے بیان ہوتے ہیں جو کسی کلام کو خوبصورت بناتے ہیں۔

اس اور اگلے ماڈیول میں ہم ان شاء اللہ ان تینوں علوم کے قواعد کا مطالعہ کریں گے۔

اسلوب

اسلوب (جمع اسالیب) کا مطلب ہے انداز یا اسٹائل۔ زبان کے اسلوب سے مراد کسی بات کو بیان کرنے کا انداز ہوتا ہے۔ اس کے بہت سے پہلو ہیں جن میں الفاظ کا انتخاب اور ان کی ترتیب، جملوں کی ترکیب، اور اعلی احساسات کو بیان کرنے کے طریقے شامل ہیں۔ اس کی تفصیل ہم ان شاء اللہ اگلے اسباق میں پڑھیں گے۔ اسلوب کی تین اقسام ہیں: الأسلوب العِلمي، الأسلوب الأدبِي اور الأسلوب الخطابِي۔

علمی اسلوب: یہ کسی بات کو بیان کرنے کا سادہ انداز ہے جس میں مخاطبین کی عقل کو ہدف بنایا جاتا ہے۔ عام طور پر اس اسلوب میں شاعروں جیسا تخیل نہیں پایا جاتا ہے۔ علمی مباحث اور ان کے دلائل کو واضح الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس اسلوب کی سب سے اہم خصوصیت کلام کا 'واضح ہونا' ہے۔ زبان سادہ استعمال کی جاتی ہے۔ الفاظ ایسے استعمال کیے جاتے ہیں جو سامعین کے لئے اجنبی نہ ہوں تاکہ انہیں کوئی پریشانی نہ ہو۔ زیادہ تر نصابی کتب اس اسلوب کی مثال ہیں۔

ادبی اسلوب: یہ شاعروں اور ادیبوں کا اسلوب ہے۔ اس کی اہم ترین خصوصیت 'تخیل' اور 'فنٹیسی' ہے۔ نت نئے خیالات ایجاد کیے جاتے ہیں اور انہیں تمثیلی اور مجازی انداز میں پیش کیا جاتا ہے اور نازک خیالات و احساسات کی ترجمانی کی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شاعر یا ادیب کے سوچنے کا انداز سائنسدانوں جیسا نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک سائنسدان کے نزدیک 'گلاب کا پھول' محض پودے کا ایک عضو ہے جو کہ پودے کی نسل کشی میں کام آتا ہے۔ اس کے برعکس ایک ادیب کے لئے یہ محبت کی علامت ہے۔ اسی طرح سائنسدان کے خیال میں 'چاند' آسمان پر محض ایک سیارہ ہے جبکہ شاعر کے لئے یہ محبوب کی خوبصورتی بیان کرنے کا ایک انداز ہے۔ سائنسدان کے خیال میں 'آگ' ایسی چیز ہے جو جلا دیتی ہے جبکہ شاعر اسے نفرت، غصے اور حسد کے مجازی معنی میں استعمال کرتا ہے۔

خطابی اسلوب: یہ خطیبوں کا انداز بیان ہے جس میں وہ علمی و ادبی اسالیب کی خصوصیات اکٹھی کر دیتے ہیں۔ وہ الفاظ، معانی، دلائل، عقل، اور جذبات کی طاقت کو استعمال کر کے اپنے سامعین پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کی بنیادی خصوصیت 'تاثیر' ہے۔ اگر خطیب سامعین کے ذہنوں میں تبدیلی پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائے تو اس کا کلام موثر ہے ورنہ نہیں۔ کلام کی اس تاثیر کا انحصار خطیب کے مقام و مرتبے، انداز بیان، حلیے، دلائل کی قوت، آواز کے زیر و بم اور باڈی لینگوج پر ہوتا ہے۔ خطیب عام طور پر ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جس میں وہ سامعین کو قائل کر سکیں۔ وہ مختلف انداز میں اپنی بات کو پیش کرتے ہیں۔ کبھی وہ سوال کرتے ہیں، کبھی کسی کو پکارتے ہیں، کبھی دلائل دیتے ہیں، اور کبھی پل بھر کے لئے خاموشی بھی اختیار کرتے ہیں۔ ان کی یہ خاموشی بھی سامعین پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس سب کا مقصد سامعین کو کسی مقصد کے لئے تیار کرنا ہوتا ہے۔

چیلنج! فصیح و بلیغ کلام کی دس خصوصیات بیان کیجیے۔

اپنی صلاحیت کا امتحان لیجیے!

علمی، ادبی اور خطابی اسالیب میں فرق بیان کیجیے۔ ان تینوں کی پانچ پانچ خصوصیات کو تلاش کیجیے۔ اس معاملے میں صرف سبق میں بیان کردہ خصوصیات پر اکتفانہ کیجیے۔ اس کے بعد درج ذیل عبارتوں کا ترجمہ کر کے ان کا اسلوب متعین کیجیے۔

عربي	ترجمہ	اسلوب
القُرآنُ هو كلامُ اللهِ، الْمُنَزَّلُ على نَبِيِّهِ، الْمَكتوبُ بيْنَ دَفَّتَيِ الْمُصحَفِ، و هو مُتوَاتِرٌ بَيْنَ الأُمَّةِ ... و أمّا التفسيْرُ: فاعلَمْ أنّ القرآنَ نَزَلَ بِلُغَةِ العَرَبِ و على أسَالِيبِ بَلاغَتِهِم. فكَانُوا كلّهم يَفهَمُونَهُ و يعلَمون معانِيَهُ فِي مُفرَدَاتِهِ و تَرَاكِيبِه.	قرآن اللہ کا کلام ہے جو اس نے اپنے نبی پر نازل فرمایا۔ یہ مصحف کی دو تختیوں کے درمیان لکھا ہوا ہے اور امت کے درمیان تواتر سے منتقل ہو رہا ہے۔ جہاں تک تفسیر کا تعلق ہے تو جان لیجیے کہ قرآن عربی زبان اور اس کے بلیغ اسالیب پر نازل ہوا ہے۔ سب عرب اسے سمجھتے تھے اور اس کے الفاظ اور جملوں کے معانی جانتے تھے۔	
فإنْ كنتَ إنّما تَجمَعُ الْمالَ لِوَلَدِكَ فقد أرَاكَ اللهُ عِبَرًا فِي الطِّفلِ يَسقُطُ مِن بَطنِ أمِّهِ ما لَهُ على الأرضِ مالٌ، وما من مالٍ إلا ودُونَهُ يدٌ شَحِيحَةٌ تَحْوِيه. فما يَزالُ اللهُ يَلطُفُ بذلك الطفلِ حتّى تَعْظُمَ رغبةُ الناسِ إليه. ولستَ الذي تُعطِي بل اللهُ الذي يُعطِي مَن يشاءُ ما يشاءُ.	اگر آپ اپنی اولاد کے لیے مال جمع کرنا چاہتے ہیں تو اللہ تعالی آپ کے لیے عبرت کا سامان پہلے ہی کر چکے ہیں کہ بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے گر جاتا ہے، اور زمین پر اس کے حصے میں کچھ بھی نہیں آتا۔ مال و دولت کوئی بھی ہو اس کو سمیٹنے کے لیے بخیل ہاتھ موجود ہوتے ہیں۔ اس بچے کو اللہ تعالی اپنے لطف و کرم سے نوازتے رہتے ہیں حتی کہ لوگ اس کی طرف کافی رغبت رکھنے لگ جاتے ہیں۔ لہذا آپ وہ نہیں ہیں جو عطا کر سکے بلکہ وہ اللہ تعالی کی ذات ہی ہے جو جسے چاہے اور جو چاہے عطا کرتا ہے۔	

عربي	ترجمه	اسلوب
فإذا كان الاعتدَاءُ كثيْرًا عامًا فِي جَميع أبوابِ الْمَعَاشِ، كان القُعُودُ عن الكسبِ. كذلك لذَهَابِهِ بالآمالِ جُملة بدخوله مِن جَميع أبوابِها. و إن كان الاعتداءُ يسيْرًا كان الانقباضُ عن الكسبِ على نسبتِهِ. والعُمرانُ و وُفُورُهُ و نَفَاقُ أسواقِهِ إنّما هو بالأعمالِ و سعي الناسِ فِي الْمصالِحِ و الْمكاسبِ ذَاهِبِيْنَ و جَائِيْنَ. فإذا قَعُدَ الناسُ عن الْمعاشِ و انقبضتْ أيديهم فِي المكاسب، كَسَدَتْ أسواقُ العمرانِ و انتَفَضَتِ الأحوالُ و ابذَعَرَ الناسُ فِي الآفاقِ من غيْرِ تلكَ الإيَالَةِ فِي طلبِ الرِّزقِ فيما خَرَجَ عن نطاقِهَا.	جب معاش کی دنیا میں ہر طرف کرپشن ہو تو نتیجہ کمائی سے چھٹی کی صورت میں نکلے گا۔ یہی صورت حال اسے خواہشات میں اڑانے کی ہے کیونکہ کرپشن ہر طرف سے داخل ہو چکی ہوتی ہے۔ اور اگر کرپشن کم ہو تو کسب میں کمی اسی تناسب سے ہوتی ہے۔ آبادی، اس کا پھیلنا اور اشیاء کی مانگ میں اضافہ لوگوں کے فوائد اور کمائی کے لیے جیسے تیسے کوشش کرنے سے ممکن ہے۔ لہذا جب لوگ معاش سے رک جائیں اور اپنے ہاتھ کمائی کرنے سے کھینچ لیں تو معاشرے کے بازار ماند پڑ جاتے ہیں اور حالات وگرگوں ہو جاتے ہیں، وہاں لوگ طلب رزق میں اس خطے کو چھوڑ کر دیگر علاقوں میں جا بستے ہیں۔	
ولَم يَكُنْ أبو عُبيدَة أمينًا فَحَسْبُ، وإنَّما كان يجمعُ الْقُوَّةَ إلي الأمانةِ، وقَدْ بَرَزَتْ هذه الْقُوَّةُ فِي أكثَرَ من مَوْطَن: بَرَزَت يَوْمَ بَعَثَ الرسولُ جَماعَةً من أصْحابِهِ ليتَلقَّوْا عِيْرًا لقريش، وَأَمَّرَ عليهم أبا عُبيدَة رَضي اللّه عنهُمْ وعَنْه، وَزَوَّدَهُمْ جِرَابًا من تَمْر، لَمْ يَجِدْ لهم غَيْرَهُ	ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ محض امین کے وصف سے ہی متصف نہیں تھے، بلکہ وہ امانت کے لیے بہت طاقت رکھتے تھے۔ ان کا یہ مضبوط پہلو کئی موقعوں پر دیکھنے میں آیا۔ ایک دفعہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کو قریش کے لشکر کی تلاش میں بھیجا اور ان کا امیر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو زاد راہ کے طور پر کھجوروں ایک تھیلا عطا فرمایا، اس کے علاوہ مزید کچھ نہ دیا۔	

عربي	ترجمہ	اسلوب
فلمّا طال ذلك عليهِ من الذُبَابِ وشَغَلَهُ وأوجَعَهُ وأحْرَقَهُ، وقصدَ إلى مكان لا يَحتَمِلُ التّغافُلَ، أطبَقَ جَفنَهُ الأعْلى عَلَى جفنِه الأسفلِ فلم يَنهَضْ. فدَعاهُ ذلك إلى أنْ وَالَى بينَ الإطباقِ والفتْحِ، فتَنَحَّى ريثَمَا سَكَنَ جَفنُهُ، ثُمَّ عاد إلى مؤقِهِ بأشدَّ من مرَّتِهِ الأولى فَغَمَسَ خُرطُومَهُ فِي مكانٍ كان قد أوهاهُ قبلَ ذلك. فكان احتِمَالُهُ له أضعَفُ، وعِجْزُهُ عن الصَّبْرِ فِي الثانيةِ أقوَى، فحَرَّكَ أجفانَهُ وزاد فِي شِدَّةِ الْحَرَكَةِ وفِي فَتحِ العينِ، وفِي تَتَابُعِ الفتْحِ والإطباقِ.	تو جب مکھی کی ان حرکات نے طول پکڑا، اور اسے تنگی وتکلیف میں مبتلا کر دیا اور اس جگہ جا بیٹھی کہ اب مزید برداشت کرنا ممکن نہیں تھا تو اس نے اپنی آنکھ کے اوپر والے پپوٹے کو نچلے پر رکھا مگر وہ پھر بھی نہ اڑی۔ گویا یہ اسے مسلسل آنکھ کو کھولنے اور بند کرتے رہنے کی دعوت تھی۔ پھر اتنی دیر وہاں سے الگ ہو گئی کہ اس کی آنکھ کے پپوٹے نے سکون محسوس کیا لیکن پھر یوں ہوا کہ اس نے دوسرا حملہ پہلے سے زیادہ شدت کے ساتھ کیا اور اپنے قرن (antennae) اب وہاں گاڑھے جو پہلی جگہ سے زیادہ حساس تھی۔ اب اس میں اسے برداشت کرنے قوت پہلی دفعہ سے کمزور تر اور صبر کرنے سے عاجز آنے کا داعیہ قوی تر تھا۔ اس لیے اس نے اپنے پپوٹوں کو حرکت دی اور حرکت دینے، آنکھوں کو کھولنے اور مسلسل کھولنے اور بند کرنے میں شدت اختیار کی۔	💬
فإنْ قلتَ إنّما تَجْمَعُ الْمالَ لِتَشُدَّ به السُّلطَانَ، فقد أراكَ اللهُ عِبرًا فِي بني أُمَيَّةٍ ما أغنَى عنهم جَمعَهُم مِن الذَّهَبِ وما أعدُّوا مِن الرِّجالِ والسَّلاحِ والكُرَّاعِ حيْن أراد اللهُ بِهِم ما أرادَ. وإن قلتَ إنّما تَجمع المالَ لطلبِ غايةٍ هي أجْسَمُ من الغايةِ التّي أنت فيها، فواللهِ ما فَوقَ ما أنت فيه إلا منْزِلَةٌ لا تُدْرِكُ إلا بِخلافِ ما أنتَ عليه.	اور اگر آپ کی خواہش یہ ہے کہ مال ومتاع اس لیے جمع کر لیں کہ اس سے حکومت کو تقویت پہنچا سکیں تو اللہ تعالی قبل ازیں آپ کے لیے بنی امیہ میں سامان عبرت پیدا کر چکا ہے۔ جب اللہ تعالی نے انہیں تاراج کرنے کا ارادہ فرمایا تو انہیں ان کے جمع کیے ہوئے زر نے فائدہ پہنچایا اور نہ ہی ان کی تیار کی ہوئی آدمیوں کی فوج، اسلحہ اور گھوڑوں نے۔ اور اگر آپ یہ کہیں کہ مال جمع کرنے کا مقصد موجود حالت سے بہتر حالات کا حصول ہے، تو سن لیجئے کہ اس منزل سے ارفع منزل تک پہنچ پائیں یہ اس کی خلاف ورزی کے بناء ممکن نہیں جس پر آپ ہیں۔	💬

اسلوب	ترجمہ	عربي
	ہر چیز جب اپنے عروج کو پہنچ جائے تو اس کو زوال بھی آتا ہے، لہذا انسان زندگی کی رنگینیوں سے دھوکا نہ کھائے۔ حوادثات زمانہ کئی طرح کے ہوتے ہیں، خوشیاں اور غم سب اسی کا حصہ ہیں۔ ہاں حوادثات پیش آنے پر فراموشی کا رویہ اپنانا چاہیے، کیونکہ یہ رویہ حوادثات سے پیدا ہونے والے غم کو کم کر دیتا ہے۔ اور جو اسلام کی وجہ سے غم پیش آئیں تو ان کو فراموش نہیں کیا جاتا (یعنی ان کا اجر محفوظ ہے)۔	لِكُـلِّ شَيءٍ إذا ما تَمَّ نُقْصَانُ فلا يغرَّ بِطِيبِ العَيْشِ إنسـانُ فَجَائِعُ الدهرِ أَنواعٌ مُنَوَّعَـةٌ ولِلزَّمان مَسَرّاتٌ و أَحـزانُ ولِلْحَوَادِثِ سُلْوانٌ يُسَهِّلُهـا ومَا لِمَا حَلَّ بالإسلام سُلْوَانُ
	عبد اللہ بن سلام اسلام کے طرف اس طرح متوجہ ہوئے جس طرح کسی پیاسے شخص کو چشمے وغیرہ نے مشقت میں ڈالا ہو (اور وہ پانی ملنے پر اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہو جاتا ہے)۔ اور وہ قرآن مجید کے اتنے شوقین تھے کہ ان کے زبان آیات مبارکہ سے ہمیشہ تر رہتی۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر تعلق تھا کہ تعلق میں آپ کے سائے کو کو بھی مات دے دی۔ اور وہ اپنے آپ کو جنت کے حصول کے لیے عمل کرنے پر وقف کر چکے تھے۔	أقْبَلَ عَبْدُ اللهِ بنُ سلام على الإسلامِ إقبالَ الظامئ الذي شاقَّه المَوْرِدُ. وأولَعَ بالقُرَانِ، فكان لسانُهُ لا يَفتأ رَطبًا بآياته البَينات. وتَعلَّقَ بالنبيِّ صَلَواتُ اللهِ وسلامُه عليه حتّى غدا أَلْزَمَ له من ظِلِّه. ونَذَرَ نَفْسَه للعَمَلِ لِلْجَنَّةِ
	علم کے دو پہلو ہیں: اجماع، اختلاف۔ ان دونوں کی وضاحت دوسری جگہ ہے۔ کتاب اللہ کے علم میں اصل یہ ہے کہ اس بات کا پتا ہو کہ یہ کتاب عربی میں نازل ہوئی۔ نیز اس کے ناسخ و منسوخ کی پہچان ہو، اور اس کے نزول میں فرض، ادب، ارشاد اور جواز کی معرفت بھی کتاب اللہ کے علم میں اصل کی حیثیت رکھتی ہے۔	وفِي العلم وجهان: الإجْمَاعُ والاختِلافُ. وهُما موضوعان فِي غيْرِ هذا الْمَوضِع. ومن جِمَاع عِلمِ كتاب الله: العلمُ بأنّ جَميعَ كتابِ الله إنّما نُزِّلَ بِلِسَانِ العَرَبِ. والْمَعرفَةُ بناسِخ كتاب اللهِ، ومَنسُوخَةِ، والفرْضِ فِي تَنْزِيلِه، والأدبِ، والإرشادِ، والإباحةِ.

سبق 2: تشبیہ

تعمیر شخصیت
اپنی بیوی یا شوہر کا خیال رکھیے۔ تمام رشتے دار آپ کو چھوڑ دیتے ہیں سوائے آپ کے شریک حیات کے جو موت تک آپ کے ساتھ ہوتا / ہوتی ہے۔

نازک احساسات کو بیان کرنے کے لئے تمام زبانوں میں تشبیہ استعمال کی جاتی ہے۔ تشبیہ کا مطلب ہے کسی چیز کو دوسری چیز سے مشابہت کے باعث اس کی مانند قرار دے دینا۔ مثلاً أنت كالشَّمْسِ في الضِياء۔

یہاں زیر بحث شخص کا موازنہ سورج سے کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس شخص کا چہرہ سورج کی مانند چمکتا ہو گا یا پھر وہ سورج کے روشنی بکھیرنے کی طرح علم کی روشنی بکھیرتا ہو گا۔ اسی طرح (وہ بہادری میں شیر کی طرح ہے)۔ اس جملے میں زیر بحث شخص کا موازنہ شیر سے بہادری میں مشابہت کے باعث کیا گیا ہے۔ تشبیہ کے چار حصے ہوتے ہیں:

- مُشَبَّه : وہ شخص یا چیز جس کا موازنہ دوسرے شخص یا چیز سے کیا جا رہا ہے۔ اوپر والی مثالوں میں أنت اور هُوَ ، مُشَبَّہ ہیں۔ بعض اوقات مُشَبَّه کو الفاظ میں بیان کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ جیسے اگر پوچھا جائے كيفَ علي؟ تو جواب ہو گا، كالأسَدِ في الشُجَاعَةِ۔ جواب میں چونکہ معلوم ہے کہ بات علی کی ہو رہی ہے، اس وجہ سے اس کا نام لینا ضروری نہیں ہے۔
- مُشَبَّه بِهِ : وہ شخص یا چیز جس سے مُشَبَّه کو تشبیہ دی گئی ہو۔ اوپر والی مثالوں میں الشمس اور الأسد، مُشَبَّه بِهِ ہیں۔
- وَجهُ الشِبْه : وہ خصوصیت جو مُشَبَّه بِهِ اور مُشَبَّه میں مشترک ہو ۔ اوپر کی مثالوں میں الضياء اور الشجاعة، وجه الشبه ہیں۔ اگر مشترک خصوصیت معلوم و معروف ہو تو اسے الفاظ میں بیان کرنا ضروری نہیں ہے۔ جیسے زَيْدٌ كالأسَدِ میں شجاعت کا وصف اتنا مشہور ہے کہ اسے الفاظ میں بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔
- أداة التشبيه : یہ وہ لفظ ہے جو موازنے کے لئے آتا ہے۔ اردو میں ہم اس کے لئے 'کی طرح' یا 'کی مانند' کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اوپر کی مثالوں میں كَ، أداة التشبيه ہے۔ اسے بعض اوقات حذف بھی کر دیا جاتا ہے۔

یہاں ایک اہم بات نوٹ کر لیجیے۔ جدید زبانوں میں ہر بات کو الفاظ میں بیان کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اگر کوئی چیز الفاظ میں بیان نہیں کی گئی تو کلام کے 'واضح ہونے' کی صلاحیت پر اثر پڑتا ہے اور ایسے کلام کو فصیح و بلیغ قرار نہیں دیا جاتا۔

قرآن مجید کے نزول کے زمانے میں الٹا اصول تھا۔ جو باتیں پہلے سے مخاطب کے علم میں ہوتیں، انہیں الفاظ میں بیان کرنے کو کلام کی خامی سمجھا جاتا تھا۔ ایسے شاعر یا ادیب کے بارے میں سمجھا جاتا کہ وہ اپنے مخاطبین کی ذہانت پر طنز کر رہا ہے۔ اس وجہ سے مخاطبین ایسے کلام کو اپنی توہین سمجھا کرتے اور کلام بے اثر ہو کر رہ جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کی زبان میں ہمیں ایسے بہت سے مقامات ملتے ہیں جہاں پہلے سے طے شدہ باتوں کو الفاظ میں بیان نہیں کیا گیا ہے۔ پچھلے سبق میں آپ اس کی کئی مثالیں دیکھ چکے ہیں۔

اپنی صلاحیت کا امتحان لیجیے! قرآن مجید کے ان جملوں کا ترجمہ کیجیے اور تشبیہ کے چاروں حصوں کو واضح کیجیے۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو ان آیات کے سیاق و سباق کا مطالعہ کر لیجیے۔

<table>
<tr><th>عربی</th><th colspan="2">تجزیہ</th></tr>
<tr><td rowspan="6">مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لا يُبْصِرُونَ. صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لا يَرْجِعُونَ. (2:17)</td><td>مشبه</td><td>وہ منافقین جو زیر بحث ہیں۔</td></tr>
<tr><td>مشبه به</td><td>آگ جلانے والا</td></tr>
<tr><td>وجه الشبه</td><td>جیسے آگ جلانے والے کی آگ بجھ کر بے کار ہو گئی ویسے ہی منافقین کے اعمال ضائع ہو گئے۔</td></tr>
<tr><td>أداة التشبيه</td><td>ك مثل</td></tr>
<tr><td colspan="2">ترجمه</td></tr>
<tr><td colspan="2">ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی ہو اور جب ارد گرد روشنی ہوئی تو اللہ تعالی نے ان کی روشنی ختم کر دی اور انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ وہ دیکھ بھی نہیں سکتے۔ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں لہذا وہ لوٹنے کے نہیں۔</td></tr>
<tr><td rowspan="6">وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لا يَعْقِلُونَ. (2:171)</td><td>مشبه</td><td></td></tr>
<tr><td>مشبه به</td><td></td></tr>
<tr><td>وجه الشبه</td><td></td></tr>
<tr><td>أداة التشبيه</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="2">ترجمه</td></tr>
<tr><td colspan="2">کفر کرنے والوں کی مثال اس شخص کی سی ہے جو (بنا سمجھے) محض آوازوں پر سر مارتا رہتا ہے۔ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں، اس لیے وہ سمجھیں گے نہیں۔</td></tr>
</table>

<table>
<tr><th>عربی</th><th colspan="2">تجزیہ</th></tr>
<tr><td rowspan="6">مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا. (5:32)</td><td>مشبه</td><td></td></tr>
<tr><td>مشبه به</td><td></td></tr>
<tr><td>وجه الشبه</td><td></td></tr>
<tr><td>أداة التشبيه</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="2">ترجمه</td></tr>
<tr><td colspan="2">جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔</td></tr>
<tr><td rowspan="6">إِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ. (7:171)</td><td>مشبه</td><td></td></tr>
<tr><td>مشبه به</td><td></td></tr>
<tr><td>وجه الشبه</td><td></td></tr>
<tr><td>أداة التشبيه</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="2">ترجمه</td></tr>
<tr><td colspan="2">انہیں وہ وقت بھی کچھ یاد ہے جبکہ ہم نے پہاڑ کو ہلا کر ان پر اس طرح چھا دیا تھا کہ گویا وہ چھتری ہے۔</td></tr>
</table>

آج کا اصول: لفظ 'انّما' کا استعمال کسی چیز کو محدود کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ لفظ 'لو' کا استعمال کسی فرضی صورت یا شرط کو بیان کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ لو کے بعد والے حصے کو 'شرط' کہتے ہیں جبکہ اس حصے کے بعد آنے والے کو 'جواب شرط' کہا جاتا ہے۔

<table dir="rtl">
<tr><th>عربي</th><th colspan="2">تجزیہ</th></tr>
<tr><td rowspan="6">مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ.
(22:32)</td><td>مشبه</td><td></td></tr>
<tr><td>مشبه به</td><td></td></tr>
<tr><td>وجه الشبه</td><td></td></tr>
<tr><td>أداة التشبيه</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="2">ترجمه</td></tr>
<tr><td colspan="2">جو شخص اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرتا ہے تو گویا وہ آسمان کی بلندیوں سے گر پڑا ہے۔</td></tr>
<tr><td rowspan="6">اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ. (24:35)</td><td>مشبه</td><td></td></tr>
<tr><td>مشبه به</td><td></td></tr>
<tr><td>وجه الشبه</td><td></td></tr>
<tr><td>أداة التشبيه</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="2">ترجمه</td></tr>
<tr><td colspan="2">اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے (کائنات میں) اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق میں چراغ رکھا ہوا ہو، چراغ ایک فانوس میں ہو، فانوس کا حال یہ ہو کہ جیسے موتی کی طرح چمکتا ہوا تارا۔</td></tr>
</table>

<table>
<tr><th>عربی</th><th colspan="2">تجزیہ</th></tr>
<tr><td rowspan="6">وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ. كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَكْنُونٌ.(37:49)</td><td>مشبه</td><td></td></tr>
<tr><td>مشبه به</td><td></td></tr>
<tr><td>وجه الشبه</td><td></td></tr>
<tr><td>أداة التشبيه</td><td></td></tr>
<tr><td colspan="2">ترجمه</td></tr>
<tr><td colspan="2">اور ان کے پاس نگاہیں بچانے والی، خوبصورت آنکھوں والی عورتیں ہوں گی۔ ایسی نازک جیسے انڈے کے چھلکے کے نیچے چھپی ہوئی جھلی۔</td></tr>
</table>

آج کا اصول: اگر فعل مضارع سے پہلے لفظ 'لَمَّا' لگا دیا جائے تو یہ اسے فعل ماضی میں 'ابھی تک نہیں' کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے يَفْهَمُ (وہ سمجھتا ہے یا سمجھے گا) مگر لَمَّا يَفْهَمْ کا معنی ہے (وہ ابھی تک سمجھا ہی نہیں۔)

مطالعہ کیجیے! قوموں کی تعمیر میں کردار کی اہمیت کیا ہے؟
http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU03-0001-Character.htm

آج کا اصول: اگر اسم الاشارہ کو مشار الیہ کے ساتھ ملا کر مرکب اضافی یا توصیفی بنانا مقصود ہو تو اس صورت میں اسم الاشارہ کو مشار الیہ کے بعد لایا جاتا ہے۔ جیسے كِتَابُ التَارِيخِ هَذا (تاریخ کی یہ کتاب)۔ اگر اسم الاشارہ کو پہلے لایا جائے تو پھر یہ جملہ اسمیہ ہوتا ہے جیسے هذا كِتَابُ التاريخِ (یہ تاریخ کی کتاب ہے)۔ اسی طرح كِتَابِي هَذا کا معنی ہے 'میری یہ کتاب' جبکہ کا معنی ہے هذا كِتَابِي 'یہ میری کتاب ہے'۔ اس وجہ سے ترجمہ کرتے وقت، اسم الاشارہ کی جگہ کو غور سے دیکھیے۔

سبق 3: تشبیہ کی اقسام

تعمیر شخصیت
اللہ تعالی ہماری ہر ہر ضرورت کا خیال رکھتا ہے۔ اس نے ہوا و پانی سے لے کر ہر چیز ہمارے لئے پیدا کی ہے۔ ہمیں اس کا شکر گزار ہونا چاہیے۔

پچھلے سبق میں ہم نے تشبیہ کا مطالعہ کیا تھا۔ اس سبق میں ہم اس کی اقسام کا مطالعہ کریں گے۔ تشبیہ کی اس تقسیم کی بنیاد اس کے مختلف حصوں کو حذف کر دینے سے متعلق ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ تشبیہ کے مختلف حصے ہوتے ہیں۔ مخاطب کے علم کی بنیاد پر ان میں سے بعض حصوں کو کبھی حذف کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح تشبیہ کی مختلف صورتیں وجود میں آتی ہے۔ اس طریقے سے تشبیہ کی اقسام پانچ ہیں:

- التشبيهُ الْمُرسَلُ: یہ وہ تشبیہ ہے جس میں أداة التشبيه کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہو۔ جیسے **مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ** (اس کی روشنی کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چراغ ہو)۔ یہاں لفظ كَ موجود ہے جو کہ أداة التشبيه ہے۔
- التشبيهُ الْمُؤكَّدُ: تشبیہ کی اس قسم میں أداة التشبيه کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ اس حذف کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ کلام کرنے والا اس بات پر زور دے رہا ہوتا ہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت بہت مضبوط ہے۔ جیسے أنتَ نَجمٌ في الضِياء و الرفعَةِ۔ یہاں أداة التشبيه کو حذف کر کے یہ معنی پیدا کیا گیا ہے کہ 'تم روشنی اور بلندی میں ستارے کی طرح نہیں بلکہ خود ستارے ہی ہو۔' اس طرح بات میں زور پیدا ہو گیا ہے۔
- التشبيهُ الْمُفَصَّلُ: تشبیہ کی اس قسم میں تشبیہ کی وجہ کو بیان کیا جاتا ہے۔ جیسے هُوَ كالأسَدِ في الشُجَاعَةِ۔ یہاں تشبیہ کی وجہ 'بہادری' کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔
- التشبيهُ الْمُجمَلُ: تشبیہ کی اس قسم میں تشبیہ کی وجہ کو حذف کر دیا جاتا ہے کیونکہ یہ وجہ مخاطب پہلے ہی جانتا ہے۔ مثلاً كَأنَّ الشَمسَ دِينَارٌ (سورج گویا کہ دینار ہے)۔ یہاں تشبیہ کے سبب کو حذف کر دیا گیا ہے کیونکہ سب کو معلوم ہی ہے کہ نیا سکہ چمک میں سورج جیسا لگتا ہے۔
- التشبيهُ البَلِيغُ: تشبیہ کی اس قسم میں أداة التشبيه و وجه التشبيه دونوں کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ اس طریقے سے تشبیہ میں غیر معمولی زور پیدا کر دیا جاتا ہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت اتنی زیادہ ہے کہ گویا دونوں ایک ہی ہیں۔ مثلاً الإسلامُ حَيَاتُنا۔ یہاں اسلام کو زندگی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ چونکہ اسلام کی ہدایت کے بغیر زندگی کچھ نہیں، اس وجہ سے بات میں زور پیدا کرنے کے لئے تشبیہ کی علامت اور وجہ دونوں کو حذف کر دیا گیا ہے کہ 'بس اسلام ہی ہماری زندگی ہے۔'

تشبیہ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مشبہ، یعنی جسے تشبیہ دی جائے، کے کسی خاص وصف جیسے بہادری، سخاوت، بزدلی، کنجوسی وغیرہ کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس میں اس وصف کی شدت کو بھی بیان کیا جائے۔ اس کا مقصد مشبہ کی تعریف یا تذلیل مقصود ہوتی ہے۔

چیلنج! أداة التشبيه و وجه التشبيه میں فرق بیان کیجیے۔ اس سبق میں دی گئی مثال کے علاوہ التشبيه المفصل و التشبيه البليغ کے فرق کی ایک ایک مثال اور بیان کیجیے۔

سبق 3: تشبیہ کی اقسام

اپنی صلاحیت کا امتحان لیجیے! ان جملوں کا ترجمہ کیجیے اور تشبیہ کی قسم کو بیان کیجیے۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو ان آیات کے سیاق وسباق کا مطالعہ کر لیجیے۔

عربي	ترجمہ	قسم
مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا (الجمعة 62:5)	جن لوگوں کو توراۃ کا حامل بنایا گیا تھا مگر انہوں نے اس کا بار نہ اٹھایا، اُن کی مثال اُس گدھے کی سی ہے جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔	التشبيه المُرسل و المُجمل
مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ (البقرة 2:261)	جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں صرف کرتے ہیں، اُن کے خرچ کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں۔	
الَّذِي يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا (البقرة 2:264)	جو اپنا مال محض لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے اور اللہ پر ایمان رکھتا ہے، نہ آخرت پر اُس کے خرچ کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک چٹان تھی، جس پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی تھی اس پر جب کی بارش برسی، تو ساری مٹی بہہ گئی اور صاف چٹان کی چٹان رہ گئی.	
إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ. (ال عمران 3:59)	اللہ تعالی کے یہاں عیسی علیہ السلام کی مثال، آدم علیہ السلام کی طرح ہے کہ جنھیں مٹی سے پیدا فرمایا اور پھر اسے کہا کہ ہو جا اور وہ ہو گیا۔	

آج کا اصول: اگر ہمزہ استفہام کے بعد 'ال' ہو تو انہیں آپس میں ملا دیا جاتا ہے جیسے أ اليوم کو آليوم اور أ الله کو آللہ لکھا جاتا ہے۔

قسم	ترجمہ	عربي
	جو کچھ وہ اپنی اس دنیا کی زندگی میں خرچ کر رہے ہیں اُس کی مثال اُس ہوا کی سی ہے جس میں پالا ہو اور وہ کھیتی پر چلے۔	مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ.(ال عمران 3:117)
	اور اپنی خواہش نفس ہی کے پیچھے پڑا رہا، لہٰذا اس کی حالت کتے کی سی ہوگئی کہ تم اس پر حملہ کرو تب بھی زبان لٹکائے رہے اور اسے چھوڑ دو تب بھی زبان لٹکائے رہے۔	وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ.(الأعراف 7:176)
	جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو دوست بنالیا ہے، اُن کی مثال مکڑی جیسی ہے جو اپنا ایک گھر بناتی ہے اور سب گھروں سے زیادہ کمزور گھر مکڑی کا گھر ہی ہوتا ہے۔	مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ. (العنکبوت 29:41)
	خوب جان لو کہ یہ دنیا کی زندگی اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک کھیل اور دل لگی اور ظاہری ٹیپ ٹاپ اور تمہارا آپس میں ایک دوسرے پر فخر جتانا اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بارش ہوگئی تو اس سے پیدا ہونے والی نباتات کو دیکھ کر کاشت کار خوش ہو گئے پھر وہی کھیتی پک جاتی ہے اور آپ دیکھتے ہیں کہ وہ زرد ہوگئی پھر وہ بھس بن کر رہ جاتی ہے۔	اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا.(الحدید 57:20)

عربي	ترجمہ	قسم
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ. كَمَثَلِ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ. (الحشر 59:14_15)	اِن کا یہ حال اِس لیے ہے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں۔ یہ اُنہی لوگوں کے مانند ہیں جو اِن سے تھوڑی ہی مدت پہلے اپنے کیے کا مزا چکھ چکے ہیں۔	
نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ. (البقرة 2:101)	تو اِن اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے کتاب اللہ کو اس طرح پس پشت ڈالا، گویا کہ وہ کچھ جانتے ہی نہیں۔	
مَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا. (المائدہ 5:32)	اور جس نے اسے بچایا کیا تو گویا اس نے پوری انسانیت کو بچایا۔	
مَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ. (الأنعام 6:125)	اور جس کو گمراہ کرنا چاہتا ہے تو اس کا سینہ گھٹا، تنگ کر دیا ہے، ایسے لگتا ہے کہ گویا وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے۔	
يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا. (الأعراف 7:188)	یہ لوگ اس کے متعلق آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں گویا کہ آپ اس کی کھوج میں لگے ہوئے ہیں۔	
يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنظُرُونَ. (الأنفال 8:6)	حق کے واضح ہو چکے جانے کے بعد بھی وہ آپ سے جھگڑتے ہیں، گویا موت کی طرف لے جایا جارہا ہے اور وہ اس منظر کو دیکھ بھی رہے ہیں۔	
وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَّا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا. (یونس 10:27)	اور جن لوگوں نے بُرائیاں کمائیں ان کی بُرائی جیسی ہے ویسا ہی وہ بدلہ پائیں گے، ذلّت ان پر مسلّط ہو گی، کوئی اللہ سے ان کو بچانے والا نہ ہو گا، ان کے چہروں پر ایسی تاریکی چھائی ہوئی ہو گی جیسے رات کے سیاہ پردے ان پر پڑے ہوئے ہوں۔	

قسم	ترجمہ	عربي
	اپنی لاٹھی پھینک دیجئے۔ جونہی کہ انہوں نے دیکھا کہ وہ لاٹھی سانپ کی طرح بل کھارہی ہے۔	أَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ. (نمل 27:10)
	تو جب وہ آئیں تو ان سے پوچھا گیا کیا یہ آپ کا عرش ایسا ہے؟ تو وہ کہنے لگیں کہ یہ تو گویا۔۔۔	فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَكَذَا عَرْشُكِ قَالَتْ كَأَنَّهُ. (نمل 27:42)
	اور جب اس پر ہماری آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ تکبر سے اس طرح پھر تا ہے کہ گویا انہیں سنا ہی نہیں۔ لگتا ہے کہ اس کے کانوں میں بہرہ پن ہے۔ اس لیے اسے دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیجئے۔	وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّى مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ. (لقمان 31:7)
	وہ درخت جہنم کی تہ سے نکلتا ہے، اس کے گوشے گویا شیاطین کے سر ہیں۔	إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ. طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ. (الصافات 37:64_65)
	بدی کے معاملہ کو بہترین انداز میں رفع دفع کیجئے۔ تو آپ دیکھیں گے کہ وہ شخص بھی جس کی آپ سے چھنتی تھی گویا گہرا دوست ہے۔	ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ. (حم سجدہ 41:34)

آج کا اصول:

مجہول صیغے کو وہاں استعمال کیا جاتا ہے جہاں بات کرنے والا کسی وجہ سے کام کے کرنے والے کا ذکر نہ کرنا چاہتا ہو۔

عربي	ترجمہ	قسم
يَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَكْنُونٌ.(طور 52:24)	جنتیوں کی خدمت میں بچے پھر رہے ہوں گے، ایسے لگیں گے کہ گویا چھپا کر رکھے ہوئے موتی ہوں۔	
يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُنْتَشِرٌ. (القمر 54:7)	وہ اپنی قبروں سے اِس طرح نکلیں گے گویا بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔	
إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ. تَنْزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ.(القمر 54:19_20)	ہم نے ایک پیہم نحوست کے دن سخت طوفانی ہوا اُن پر بھیج دی جو لوگوں کو اٹھا اٹھا کر اس طرح پھینک رہی تھی جیسے وہ جڑ سے اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہوں۔	
فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ. فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ. كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ.(الرحمان 55:56-58)	اِن نعمتوں کے درمیان شرمیلی نگاہوں والیاں ہوں گی جنہیں اِن جنتیوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے چھوا نہ ہو گا۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹلاؤ گے؟ ایسی خوبصورت کہ جیسے ہیرے اور موتی۔	
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ.(الصف 61:4)	اللہ کو تو پسند وہ لوگ ہیں جو اس کی راہ میں اس طرح صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔	

عربي	ترجمه	قسم
إِن يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ. (المنافقين 63:4)	اگر وہ بولیں تو آپ ان کی باتیں سنتے رہ جائیں مگر اصل میں یہ گویا لکڑی کے کندے ہیں۔	
لا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ. (الحجرات 49:12)	کوئی کسی کی غیبت نہیں کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تو تم گھن کھاتے ہو۔	
كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ. (المدثر 74:50)	گویا وہ بدکے ہوئے گدھے ہیں۔	
إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ. كَأَنَّهُ جِمَالَةٌ صُفْرٌ. (مرسلات 77:32_33)	وہ محلات جتنی بڑی چنگاریاں پھینکے گی، گویا کہ وہ زرد اونٹ ہیں۔	
العالِمُ سَرَاجُ أُمَّتِهِ في الهِدَايَةِ و تَبدِيدِ الظلاَمِ	کوئی بھی عالم اپنی قوم کے لیے راہنمائی اور اندھیروں کو ختم کرنے میں چراغ کی سی حیثیت رکھتا ہے۔	
كَانَ أخِي شَجرًا لا يُخلَفُ ثَمَرُهُ: و بَحرًا لا يُخَافُ كَدرُهُ	میرا بھائی ایسا ہے کہ اس کا پھل دیر سے نہیں آتا۔ اور ایسا سمندر ہے کہ جس کی تلخی کا خوف نہیں ہوتا۔	
إجعَلنِي زِمَامًا من أزِمَّتِكَ التي تَجُرُّ بِها الأعدَاءَ	آپ مجھے اپنی زماموں میں سے ایسی زمام (bridle) بنا لیجئے کہ جس سے آپ اپنے دشمنوں کو کھینچ سکیں۔	

سبق 4: تمثیل

> **تعمیر شخصیت**
> ہمیں پہنچنے والی تکالیف دراصل ہمارے صبر کا امتحان ہے۔ اللہ ہمیں ان تمام تکالیف کا اجر دے گا۔

پچھلے اسباق میں آپ نے تشبیہ کا مطالعہ کیا تھا۔ اس سبق میں ہم تشبیہ کی ایک خاص قسم کا مطالعہ کریں گے، جسے تمثیل کہا جاتا ہے۔ تمام زبانوں میں ایک صورتحال کا دوسری صورتحال سے موازنہ کیا جاتا ہے۔ ان میں ہر صورتحال کے کچھ اجزا ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر جز سے ملتا جلتا کوئی جز دوسری صورت حال میں پایا جاتا ہے۔ جب ان کا موازنہ کیا جاتا ہے تو دونوں صورتیں ایک دوسرے پر منطبق نظر آتی ہیں۔ مثلاً اس آیت کو دیکھیے:

مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا. (الجمعة 62:5)

'وہ لوگ جنہیں تورات دی گئی، پھر انہوں نے اس کی ذمہ داری نہ اٹھائی، ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس نے کتابوں کا بوجھ اٹھایا ہوا ہو۔'

اس مثال میں یہود کا ایک گروہ مشبہ ہے۔ یہ وہ لوگ تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے تورات میں بیان کردہ احکام کو پورا کرنے کی ذمہ داری دی تھی۔ اس ذمہ داری کو پورا کرنے کی بجائے انہوں نے خیال کیا کہ ہم تو بس خدا کی چہیتی نسل ہیں۔ عمل وغیرہ کچھ نہیں، بس بزرگوں سے اسی تعلق کے باعث ہماری نجات ہو جائے گی۔

اس آیت میں مشبہ بہ ایک گدھا ہے جس نے کتابوں کا بوجھ اٹھایا ہوا ہو۔ جیسے گدھے کو ان کتابوں کے علم و حکمت سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا مگر وہ یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ اس نے کتابیں اٹھا کر بہت بڑا کام کیا ہے۔ بالکل اسی طرح محض 'اہل کتاب' ہو جانے سے کوئی اللہ تعالیٰ کا چہیتا نہیں بن جاتا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھا، سمجھا اور اس پر عمل کیا جائے۔ ورنہ محض کتاب کا بوجھ اٹھا کر وہ گدھے کی مانند ہو جائے گا۔ افسوس کہ یہی صورتحال آج کل کے مسلمانوں کی بھی ہے جن کے نزدیک اللہ کی کتاب کو پڑھ کر سمجھنا اور سمجھ کر عمل کرنا کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ انہوں نے اس کتاب کو محض تبرک کے لئے رکھ چھوڑا ہے۔

اس مثال میں ایک صورتحال کا موازنہ دوسری صورتحال سے کیا گیا ہے۔ یہ موازنہ تشبیہ ہی ہے مگر یہ تشبیہ کی ایک خاص قسم ہے جسے تمثیل کہا جاتا ہے۔ اس کی جمع تماثیل ہوتی ہے۔ عام تشبیہ اور تمثیل میں فرق یہ ہے کہ عام تشبیہ میں ایک چیز یا شخص کا موازنہ دوسری چیز یا شخص سے کیا جاتا ہے جبکہ تمثیل میں ایک صورتحال کا موازنہ دوسری صورت حال سے کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں بیان کردہ زیادہ تر مثالیں تماثیل ہی ہیں۔

> **آج کا اصول:** بعض فعل ایسے ہوتے ہیں جن میں مفعول کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے كَتَبَ زَيْدٌ رِسالَةً (زید نے خط لکھا)۔ یہ جملہ 'رسالہ' یا خط کے بغیر مکمل نہیں سمجھا جائے گا۔ ایسے افعال کو 'فعل متعدی' کہتے ہیں۔ بعض ایسے افعال ہوتے ہیں جن میں مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے جاءَ زَيْدٌ (زید آیا)۔ یہ جملہ بغیر کسی مفعول کے مکمل ہے۔ ایسے افعال کو 'فعل لازم' کہتے ہیں۔

سبق 4: تمثیل

اپنی صلاحیت کا امتحان لیجیے! قرآن مجید کے ان جملوں کا ترجمہ کیجیے اور دی گئی مثال کی طرح تمثیل کی دونوں صورتوں میں مشترک نکات تلاش کیجیے۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو ان آیات کے سیاق و سباق کا مطالعہ کر لیجیے۔

عربي	ترجمہ	تجزیہ
مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ (البقرة 2:261)	جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں صرف کرتے ہیں، اُن کے خرچ کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں۔	اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو ایسے پودے سے تشبیہ دی گئی ہے جس میں سو بالیاں ہوں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں۔ اس طرح ایک دانہ ۱۰،۰۰۰ دانے پیدا کر سکتا ہے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بھی آخرت میں اسی طرح ہزاروں گنا نتائج پیدا کر سکتا ہے۔
الَّذِي يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاء النَّاسِ وَلاَ يُؤْمِنُ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا (البقرة 2:264)	جو اپنا مال محض لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے اور اللہ پر ایمان رکھتا ہے، نہ آخرت پر اُس کے خرچ کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک چٹان تھی، جس پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی تھی اس پر جب کی بارش برسی، تو ساری مٹی بہہ گئی اور صاف چٹان کی چٹان رہ گئی.	
مَثَلُ مَا يُنفِقُونَ فِي هِذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ. (ال عمران 3:117)	جو کچھ وہ اپنی اس دنیا کی زندگی میں خرچ کر رہے ہیں اُس کی مثال اُس ہوا کی سی ہے جس میں پالا ہو اور وہ کھیتی پر چلے۔	

چیلنج! تشبیہ و تمثیل کے فرق کو ایک ایک مثال کے ذریعے بیان کیجیے۔

آج کا اصول: اگر فعل مضارع سے پہلے لفظ 'کانَ' لگا دیا جائے تو یہ اسے ماضی کے ہمیشگی کے معنی میں کر دیتا ہے۔ مثلاً یاکل (وہ کھاتا ہے یا کھائے گا) کے ساتھ کان لگانے سے یہ 'کانَ یاکل' (یعنی وہ کھایا کرتا تھا) کے معنی میں تبدیل ہو جائے گا۔

عربي	ترجمه	تجزیه
اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الأَمْوَالِ وَالأَوْلادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا. (الحديد 57:20)	خوب جان لو کہ یہ دنیا کی زندگی اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک کھیل اور دل لگی اور ظاہری ٹیپ ٹاپ اور تمہارا آپس میں ایک دوسرے پر فخر جتانا اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بارش ہو گئی تو اس سے پیدا ہونے والی نباتات کو دیکھ کر کاشت کار خوش ہو گئے پھر وہی کھیتی پک جاتی ہے اور آپ دیکھتے ہیں کہ وہ زرد ہو گئی پھر وہ بھس بن کر رہ جاتی ہے۔	
وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنزَلْنَاهُ مِنْ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقْتَدِرًا. الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا. (الكهف 18:45_46)	آپ اِنہیں حیات دنیا کی حقیقت اِس مثال سے سمجھایئے کہ آج ہم نے آسمان سے پانی برسا دیا تو زمین کی پود خُوب گھنی ہو گئی، اور کل وہی نباتات بُھس بن کر رہ گئی جسے ہوائیں اڑائے لیے پھرتی ہیں اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ یہ مال اور یہ اولاد محض دُنیوی زندگی کی ایک ہنگامی آرائش ہے اصل میں تو باقی رہ جانے والی نیکیاں ہی تیرے رب کے نزدیک نتیجے کے لحاظ سے بہتر ہیں اور اُنہی سے اچھی اُمّیدیں وابستہ کی جا سکتی ہیں۔	

مایوسی سے نجات کیسے؟

محمد مبشر نذیر

مطالعہ کیجیے! مایوسی سے نجات کیسے؟ مصنف نے اس تحریر میں مایوسی کی وجوہات اور ان سے نجات کا طریقہ بیان کیا ہے۔
http://www.mubashirnazir.org/ER/L0002-00-Frustration.htm

تجزیہ	ترجمہ	عربي
	(اس کے بر عکس) جنھوں نے کفر کیا ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے دشت بے آب میں سراب کہ پیاسا اُس کو پانی سمجھے ہوئے تھا، مگر جب وہاں پہنچا تو کچھ نہ پایا، بلکہ وہاں اس نے اللہ کو موجود پایا، جس نے اس کا پورا پورا حساب چکا دیا، اور اللہ کو حساب لیتے دیر نہیں لگتی۔ یا پھر اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک گہرے سمندر میں اندھیرا، کہ اوپر ایک موج چھائی ہوئی ہے، اُس پر ایک اور موج، اور اس کے اوپر بادل، تاریکی پر تاریکی مسلط ہے، آدمی اپنا ہاتھ نکالے تو اسے بھی نہ دیکھنے پائے جسے اللہ نور نہ بخشے اُس کے لیے پھر کوئی نور نہیں۔	وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ عِندَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ. أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ. (النور 24:39_40)
	بخلاف اِس کے جو لوگ اپنے مال محض اللہ کی رضاجوئی کے لیے دل کے پورے ثبات و قرار کے ساتھ خرچ کرتے ہیں، ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی سطح مرتفع پر ایک باغ ہو اگر زور کی بارش ہو جائے تو دو گنا پھل لائے، اور اگر زور کی بارش نہ بھی ہو تو ایک ہلکی پھوار ہی اُس کے لیے کافی ہو جائے۔	وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَثْبِيتًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ. (البقرة 2:265)
	وہ حق کے واضح ہو جانے کے بعد آپ سے جھگڑتے ہیں۔ یہ تو ایسے ہی ہے کہ گویا موت کی طرف انہیں گھسیٹا جارہا ہے اور وہ دیکھ بھی رہے ہیں۔	يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنظُرُونَ. (الأنفال 8:6)
	اہل کتاب کے ایک گروہ نے کتاب اللہ کو اس طرح پس پشت ڈالا، گویا کہ وہ اسے جانتے ہی نہیں ہیں۔	نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ. (البقرة 2:101)
	جب یہ اپنی قبروں سے نکل کر اِس طرح دوڑے جارہے ہوں گے جیسے اپنے بتوں کے استھانوں کی طرف دوڑ رہے ہوں۔	يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ. (المعارج 70:43)

تعمیر شخصیت
ہمارے تمام اعمال کا ریکارڈ رکھا جا رہا ہے۔ اس لئے محتاط رہیے۔

پچھلے اسباق میں ہم نے تشبیہ و تمثیل کا مطالعہ کیا تھا۔ ہم نے یہ سیکھا تھا کہ مشترک خصوصیات کی بنیاد پر کسی چیز، شخص یا صورتحال کا موازنہ دوسری چیز، شخص یا صورتحال سے کیا جاتا ہے۔

ایک لفظ کو عام طور پر اسی معنی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جس کے لئے اسے وضع کیا گیا ہو۔ علم بلاغت کی اصطلاح میں اسے 'حقیقت' یا 'لغوی معنی' کہا جاتا ہے۔ تقریباً سب ہی زبانوں میں لفظ کو اس کے حقیقی معنی کے علاوہ کسی اور معنی میں بھی استعمال کر لیا جاتا ہے۔ اسے 'مجاز' کہا جاتا ہے۔ مثلاً زَيْدٌ أَسَدٌ۔ یقینی طور پر کوئی شخص شیر نہیں ہو سکتا۔ یہاں کلام کرنے والے نے زید کو اس کی بہادری کی وجہ سے شیر قرار دیا ہے۔ یہاں لفظ اسد (یعنی شیر) اپنے لغوی یا حقیقی معنی میں استعمال نہیں ہوا بلکہ مجازی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ان مثالوں کو دیکھیے:

يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ. (زمر 39:7)

'وہ تمہیں ماؤں کے پیٹ میں تین اندھیروں کے اندر مختلف مرحلوں میں تخلیق کرتا ہے۔'

كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ. (إبراهيم 14:1)

'(اے نبی!) یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے تاکہ اپنی رب کی اجازت سے آپ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لائیں یعنی اس راہ کی طرف جو زبردست طاقتور اور قابل تعریف (رب) کی راہ ہے۔'

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ. (الأنعام 6:97)

'وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ تم ان سے خشکی و تری کی تاریکیوں میں اپنی راہ تلاش کرو۔'

پہلی آیت میں لفظ 'ظلمات' اپنے حقیقی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ ماں کے پیٹ میں حقیقتاً اندھیرا ہی ہوتا ہے۔ دوسری آیت میں قرآن مجید کے نزول کا مقصد ہی یہ بیان ہوا ہے کہ اس کی مدد سے لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لایا جائے۔ یہاں 'ظلمات و نور' کے الفاظ اپنے حقیقی معنی میں استعمال نہیں ہوئے۔ یہاں تاریکی سے مراد حقیقی تاریکی نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب ہے اخلاقی غلاظت اور راہ حق سے بھٹک جانا۔ بالکل اسی طرح روشنی سے مراد حقیقی روشنی نہیں ہے بلکہ اس کا معنی ہے سیدھا راستہ جو انسان کو رب کریم کی طرف لے جائے۔ ہدایت و ضلالت اور روشنی و تاریکی میں جو مشابہت پائی جاتی ہے، وہ بیان کی محتاج نہیں ہے۔

تیسری آیت میں لفظ 'ظلمات' کا استعمال حقیقی یا مجازی دونوں اعتبار سے ممکن ہے۔ سمندر یا خشکی میں سفر کرتے ہوئے حقیقتاً رات کا اندھیرا بھی مسافر کو پیش آ سکتا ہے اور راستوں کے علم کی کمی کا اندھیرا اسے بھٹکا سکتا ہے۔ راستوں کے علم کی اس کمی کو مجازی اعتبار سے تاریکی سے تعبیر کیا گیا ہے۔

سبق 5: حقیقت و مجاز

مجاز کے پانچ اجزا ہیں جو یہ ہیں:

- لفظ الْمَجَازِ : یہ وہ لفظ ہے جسے مجازی معنی میں استعمال کیا گیا ہو۔ جیسے دوسری اور تیسری آیت میں لفظ 'ظلمات'۔
- المعنَى الْمَجَازي : یہ مجازی معنی ہے۔ جیسے لفظ 'ظلمات' کو 'گمراہی' یا 'لاعلمی' کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔
- السَبَبٌ : کسی لفظ کو مجازی معنی میں استعمال کرنے کی کوئی وجہ ہونی چاہیے۔ چونکہ گمراہ شخص یا لاعلمی میں بھٹکنے والے شخص کی کیفیت اس شخص سے بہت مناسبت رکھتی ہے جو اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مار رہا ہو، اس وجہ سے لفظ 'ظلمات' کا گمراہی یا لاعلمی کے معنی میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔
- العِلاقَة : لفظ المجاز اور المعنی المجازی میں کوئی تعلق ہو۔ یہی تعلق ہی لفظ کو مجازی معنی میں استعمال کرنے کا سبب بنتا ہے۔
- القَرِينَة : جملے میں کوئی ایسی علامت ہونی چاہیے جو یہ ظاہر کرے کہ لفظ کو اپنے حقیقی نہیں بلکہ مجازی معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ اسے 'قرینہ' کہا جاتا ہے۔ یہ علامت الفاظ کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے اور جملے کے معنی میں بھی پوشیدہ ہو سکتی ہے۔ مثلاً دوسری آیت میں الفاظ إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ موجود ہیں جو اس بات کا قرینہ ہیں کہ یہاں بات حقیقی تاریکی و روشنی کی نہیں ہو رہی بلکہ اخلاقی گمراہی یا ہدایت زیر بحث ہیں۔ اس آیت میں ایک اور پوشیدہ یا معنوی قرینہ بھی موجود ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالی کسی پیغمبر کو اس وجہ سے نہیں بھیجتا کہ وہ لوگوں کو رات کے اندھیرے سے بچانے کے لئے چراغوں اور روشنیوں کا انتظام کرتا پھرے۔ پیغمبر خدا کا جلیل القدر نمائندہ ہوتا ہے جس کی تشریف آوری کا مقصد عقلی اور اخلاقی گمراہیوں سے نکال کر لوگوں کو سیدھی راہ پر گامزن کرنا ہوتا ہے۔

قرآن مجید کے کسی لفظ کو اس کے مجازی معنی میں مراد لینے کے لئے دو شرائط ہیں:

- جملے میں کوئی قرینہ اور سبب موجود ہو۔ اس کے بغیر مجازی معنی مراد لینے سے گمراہیوں کے دروازے کھلتے ہیں۔ اور
- نزول قرآن کے زمانے کے عرب اس لفظ کو مجازی معنی میں استعمال کرتے ہوں۔ قرآن ان کی زبان میں نازل ہوا تھا۔ اگر وہ اپنی اسٹینڈرڈ زبان میں کسی لفظ کو مجازی معنی میں استعمال نہیں کرتے، تو ایسا ممکن نہیں ہے کہ قرآن میں وہ لفظ مجازی معنی میں استعمال ہونے لگے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ ماضی میں بہت سے فرقوں نے مجاز کے اس تصور کو قرآن کی تحریف کے لئے استعمال کیا ہے۔ قرآن مجید کی جو آیت ان کے کسی عقیدے کے خلاف ہوتی، وہ جھٹ سے اسے مجاز قرار دے کر اس سے اپنی مرضی کے معنی نکالنے لگ جاتے۔ مثلاً قرون وسطی کے ایک فرقے باطنیہ نے قرآن کے الفاظ کو وہ معنی پہنائے جو کبھی کسی کے خواب و خیال میں بھی نہ آتے ہوں۔ جیسے صلوۃ کا معنی باطنیہ کے مذہبی لیڈر کی زیارت کیا گیا۔ اس مذہبی لیڈر کی منع کردہ چیزوں سے باز رہنے کو صوم (روزہ) قرار دیا گیا۔ حج کا مطلب یہ بتایا گیا کہ فرقے کے سالانہ اجتماع میں شرکت کی جائے۔ مذہبی لیڈر کو اپنی دولت کا ایک حصہ دینے کو زکوۃ قرار دے دیا گیا۔

کسی لفظ کے مجازی معنی میں استعمال ہونے کے متعدد اسباب ممکن ہیں:

- ایک چیز دوسری کی وجہ ہو۔ جیسے يُنَزِّلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ رِزْقًا (اس نے تمہارے لئے آسمان سے رزق اتارا)۔ یہاں لفظ 'رزق' کو بارش کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے کیونکہ بارش ہی زرعی پیداوار یعنی رزق کا سبب بنتی ہے۔
- ایک چیز دوسری کی چیز کا کوئی حصہ ہو۔ ایسی صورت میں حصے کو بول کر پوری چیز مراد لی جاتی ہے یا پوری چیز کا ذکر کر کے حصہ مراد لیا جاتا ہے۔ مثلاً مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ (جس نے کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دیا ہو تو وہ ایک مومن گردن آزاد کرے)۔ یہاں لفظ 'گردن' سے مراد پورا غلام ہے جسے آزاد کرنا ضروری ہے۔ یہ جز بول کر کل مراد لینے کی مثال ہے۔ اسی طرح يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ (وہ اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ڈالتے ہیں)۔ یہاں 'انگلیوں' سے مراد پوری انگلیاں نہیں بلکہ ان کے پور ہیں کیونکہ پوری انگلیاں گھسیڑنے کے لئے ہاتھی کے کان درکار ہیں۔ یہ کل بول کر جز مراد لینے کی مثال ہے۔ اردو میں اس کی مثالیں بکثرت ہیں۔
- ایک چیز کا دوسری چیز سے ایسا گہرا تعلق ہو جو کبھی ختم نہ ہوتا ہو۔ جیسے طَلَعَ الضَوء (روشنی طلوع ہوئی)۔ یہاں روشنی سے مراد سورج ہے کیونکہ ان دونوں میں اتنا گہرا تعلق ہے کہ یہ ٹوٹ نہیں سکتا ہے۔
- جو لفظ کسی کام کے آلے کے لئے استعمال کیا جاتا ہو، اس لفظ کو اس کام کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ (ہم نے انہیں قابل تعریف بنا دیا)۔ چونکہ لفظ 'لسان' کو تعریف کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، اس وجہ سے اس آیت میں لفظ 'لسان صدق' کو قابل تعریف کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔
- ایک عمومی لفظ کو کسی خاص چیز یا شخص اور ایک خصوصی لفظ کو عمومی معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ (وہ جن سے لوگوں نے کہا، یقیناً لوگ تمہارے خلاف اکٹھے ہو گئے ہیں، ان سے ڈرو)۔ یہاں لفظ 'الناس' سے مراد پوری دنیا کے انسان نہیں ہیں بلکہ کچھ مخصوص لوگ مراد ہیں جنہوں نے یہ بات کہی۔ اسی طرح وہاں پوری دنیا کے لوگ اکٹھے نہیں ہو گئے تھے بلکہ کچھ مخصوص لوگ ہی اکٹھے تھے۔ اس استعمال کو نہ سمجھنے کے باعث قرآن و سنت کے کچھ ایسے احکام جو کسی مخصوص صورتحال سے متعلق ہوں، کو قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے لازم قرار دے دیا جاتا ہے یا عمومی احکامات کو خصوصی بنا دیا جاتا ہے۔
- فعل ماضی (Past Tense) سے متعلق الفاظ کو بسا اوقات حال (Present) یا مستقبل (Future) کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے آتُوا الْيَتَامَى أَمْوَالَهُمْ..إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ (یتیم بچوں کو ان کے اموال دے دو جب وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں)۔ یہاں لفظ 'یتامی' کو جوان لڑکے اور لڑکیوں کے لئے استعمال کیا ہے حالانکہ اس کا لفظی معنی یتیم بچے ہیں مگر مجازی طور پر یتیم بچوں سے مراد وہ لڑکے لڑکیاں ہیں جو ماضی میں یتیم بچے تھے۔
- بعض اوقات اسم فاعل کو مفعول کے معنی میں یا فاعل و مفعول دونوں کو مصدر کے معنی میں استعمال کر لیا جاتا ہے۔ جیسے (چھپانے والا پردہ)۔ یہاں 'مستور' مفعول ہے جسے مصدری معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔

اپنی صلاحیت کا امتحان لیجیے! قرآن مجید کے ان جملوں کا ترجمہ کیجیے اور دی گئی مثال کی طرز پر مجاز کے مختلف اجزاء کا تجزیہ کیجیے۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو ان آیات کے سیاق و سباق کا مطالعہ کر لیجیے۔

عربي	تجزیہ	
اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّوْرِ إِلَى الظُّلُمَاتِ (2:257)	لفظ	ظُلُمَات، نور
	معنى حقيقي	تاریکیاں، روشنی
	معنى مجازي	راہ ہدایت سے بھٹکنا، راہ ہدایت پانا
	علاقة	گمراہ شخص اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنے والے کی طرح ہے۔ ہدایت یافتہ شخص اس کی طرح ہے جو روشنی میں اپنا راستہ واضح طور پر دیکھ کر سیدھا جا رہا ہو۔
	قرينة	حقیقی معنی مراد لینے سے بات معقول نہیں لگتی۔ طاغوت یعنی شیطان لوگوں کو گمراہ ہی کرتے ہیں، انہیں محض اندھیرے میں کسی کو پھینک دینے سے کیا سروکار۔
	ترجمه	اللہ تعالی ایمان دار لوگوں کا دوست ہے، انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے، اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے حامی طاغوت ہیں جو انہیں نور سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ (5:15)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	علاقة	
	قرينة	
	ترجمه	اللہ تعالی کی طرف سے آپ کے پاس نور اور واضح کتاب آ چکی ہے۔

عربی		تجزیہ
إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ (5:44)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	علاقة	
	قرينة	
	ترجمه	ہم نے تورات نازل کی جس میں ہدایت اور نور تھا۔
كَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا أَوْ هُمْ قَائِلُونَ (7:4)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	علاقة	
	قرينة	
	ترجمه	ہم نے کتنی ہی بستیوں کو ہلاک کیا۔ ہوا یوں کہ ان کے پاس ہمارا عذاب رات وقت آیا یا اس وقت جب وہ دن میں آرام فرماتے تھے۔
فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا (10:98)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	علاقة	
	قرينة	
	ترجمه	تو بستی والے ایمان کیوں نہ لائے کہ انہیں ان کا ایمان فائدہ دیتا۔

عربي	تجزیہ	
إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا (27:34)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	علاقة	
	قرينة	
	ترجمه	بلاشبہ بادشاہ حضرات جب کسی بستی میں داخل ہو جائیں تو انہیں برباد کر دیتے۔
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ (2:16)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	علاقة	
	قرينة	
	ترجمه	یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت کے بدلے میں خریدا۔ لیکن ان کی تجارت نے انہیں فائدہ نہ پہنچایا اور انہیں ہدایت بھی حاصل نہ ہوئی۔
وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (2:53)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	علاقة	
	قرينة	
	ترجمه	اور اس وقت کو بھی یاد کیجئے جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب اور فرقان عطا کی تاکہ تم ہدایت حاصل کرو۔

عربي	تجزیہ	
فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا (2:10)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	علاقة	
	قرينة	
	ترجمه	ان کے دلوں میں بیماری اس لیے اللہ تعالی نے انہیں بیماری میں مزید بڑھا دیا۔
إِنْ كُنتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ (4:43)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	علاقة	
	قرينة	
	ترجمه	اگر تم مریض ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت کرے یا تم نے اپنی بیویوں سے تعلق قائم کیا ہو۔
إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (5:90)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	علاقة	
	قرينة	
	ترجمه	اے لوگو جو ایمان لائے ہو، یہ شراب اور جوا اور یہ آستانے اور پانسے، یہ سب گندے شیطانی کام ہیں، ان سے پرہیز کرو، امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہوگی۔

عربي	تجزیہ	
لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ (6:145)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	علاقة	
	قرينة	
	ترجمه	خنزیر کا گوشت کیونکہ وہ نجاست ہے۔
أَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ (9:125)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	علاقة	
	قرينة	
	ترجمه	البتہ جن لوگوں کے دلوں کو (نفاق کا) روگ لگا ہوا تھا اُن کی سابق نجاست پر (ہر نئی سورت نے) ایک اور نجاست کا اضافہ کر دیا اور وہ مرتے دم تک کفر ہی میں مبتلا رہے۔
إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ (49:10)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	علاقة	
	قرينة	
	ترجمه	مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں، اس لیے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروا دیجیے۔

عربی	تجزیہ	
إِنۡ كَانُوٓاْ إِخۡوَةٗ رِّجَالٗا وَنِسَآءٗ فَلِلذَّكَرِ مِثۡلُ حَظِّ ٱلۡأُنثَيَيۡنِ (4:176)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	علاقة	
	قرينة	
	ترجمہ	اور اگر کئی بھائی بہنیں ہوں تو عورتوں کا اکہرا اور مردوں کا دوہرا حصہ ہو گا۔
مَّا ٱلۡمَسِيحُ ٱبۡنُ مَرۡيَمَ إِلَّا رَسُولٞ قَدۡ خَلَتۡ مِن قَبۡلِهِ ٱلرُّسُلُ وَأُمُّهُۥ صِدِّيقَةٞۖ كَانَا يَأۡكُلَانِ ٱلطَّعَامَۗ (5:75)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	علاقة	
	قرينة	
	ترجمہ	مسیح، ابن مریم تو محض اللہ تعالی کے رسول ہیں، ان سے قبل بھی کئی رسول گزر چکے۔ اور ان کی والدہ ماجدہ بہت سچی خاتون تھیں۔ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔
وَلِتُنذِرَ أُمَّ ٱلۡقُرَىٰ وَمَنۡ حَوۡلَهَا (6:92)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	علاقة	
	قرينة	
	ترجمہ	اور تاکہ آپ بستی اور اس کے ارد گرد کے لوگوں کو متنبہ کریں۔

مطالعہ کیجیے! بدگمانی انسان کو مار دیتی ہے۔ کیسے؟

http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU02-0007-Suspicion.htm

عربي	تجزیہ	
يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ (13:39)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	علاقة	
	قرينة	
	ترجمه	اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں ختم کر دیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں اپنے ہاں اصل کتاب میں باقی رکھتے ہیں۔
خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَعَلَى سَمْعِهِمْ وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (2:7)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	علاقة	
	قرينة	
	ترجمه	اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے، اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے، اور ان کے لیے دردانگیز عذاب ہے۔

آج کا اصول:

اپنی اصل حالت میں، تمام اسم حالت رفع میں ہوتے ہیں اور ان پر تنوین ہوتی ہے۔ اگر کسی اسم پر الف لام لگا یا جائے تو اس کی تنوین غائب ہو کر ایک فتحہ، کسرہ یا ضمہ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

آج کا اصول: اگر فعل ماضی کے ساتھ لفظ 'لیت' لگا دیا جائے تو ماضی میں کسی خواہش یا حسرت کرنے کا معنی دیتا ہے جیسے فَهِمَ کا معنی ہے 'اس نے سمجھا' جبکہ لَيتَ فَهِمَ کا معنی ہے 'کاش وہ سمجھ جاتا۔'

پچھلے اسباق میں ہم نے تشبیہ اور مجاز کا مطالعہ کیا تھا۔ ہم یہ جان چکے ہیں کہ عربی میں الفاظ کو کس طرح مختلف معانی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی کچھ مزید شکلیں یہ ہیں۔

تعمیر شخصیت
کسی نقطہ نظر کے صرف ایک پہلو کو دیکھنے کا نام تعصب ہے۔ اسلام نے ہمیں دشمنوں کے بارے میں تعصب سے بھی روکا ہے۔

مَجاز بالاستعارة

یہ مجاز کی ایک خاص قسم میں جس میں ایک لفظ کو معنوی مناسبت کے باعث دوسرے کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ مختلف معنی میں استعمال کرنے کے لئے لفظ کو ادھار لیا گیا ہے۔ مثلاً جاءَ أسَدٌ بالمدرَسَةِ۔ یہاں لفظ 'اسد' کو بہادری کے استعارہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ ایسے موقع پر لفظی ترجمہ کرنا درست نہیں ہے بلکہ اسد کا ترجمہ 'ایک بہادر شخص' کرنا چاہیے کیونکہ لفظ 'اسد' کو بہادر شخص کے معنی کے لئے ادھار لیا گیا ہے۔

اس استعارے کی وجہ یہ ہے کہ شیر کو اہل زبان بہادر سمجھتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ یہ بہادری حقیقت میں بھی موجود ہو۔ جیسا کہ علم حیوانیات کی جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ شیر حقیقتاً بہادر نہیں ہوتا مگر اسے بہادری کے استعارے کے طور پر اس وجہ سے استعمال کیا جاتا ہے کہ اہل زبان اسے بہادر سمجھتے ہیں۔ بالکل اسی طرح عربی اور اردو میں چاند کو خوبصورتی کے لئے بطور استعارہ استعمال کیا جاتا ہے جبکہ حقیقت اس سے مختلف ہے۔ اسی طرح ہر زبان کے لوگوں کے نزدیک 'سورج طلوع ہوتا ہے' جبکہ حقیقت یہ ہے کہ سورج طلوع نہیں ہوتا ہے بلکہ زمین کا متعلقہ حصہ اس کے سامنے آ جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کے مجاز اور استعاروں کو سمجھنے کے لئے سائنسی حقیقتوں کی بجائے اہل عرب کی زبان میں اس استعارے کا استعمال دیکھنا چاہیے۔ بعض لوگ یہ غلطی کرتے ہیں کہ وہ قرآن کے محاوروں اور استعاروں کو سائنس کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض لوگ استعاروں کو سمجھنے میں ایک اور غلطی کرتے ہیں اور وہ یہ کہ یہ لوگ استعاروں کو الفاظ کے ظاہری مفہوم میں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ بالکل ایسی ہی غلطی ہے جیسے کوئی شخص اوپر دی گئی مثال میں یہ سمجھ بیٹھے کہ سچ مچ کوئی شیر اسکول میں آ گھسا تھا۔

بعض اوقات، استعارہ کا استعمال زبان میں اتنا عام ہو جاتا ہے کہ حقیقی معنی میں اس لفظ کا استعمال ختم یا بہت کم ہو جاتا ہے۔ جیسے لفظ 'متقی' کا معنی ہے محتاط شخص۔ اسے بطور استعارہ 'خدا کے معاملے میں محتاط شخص' یا پرہیز گار کے معنی میں اتنا زیادہ استعمال کیا جاتا ہے کہ اپنے اصل معنی میں اس کا استعمال بہت کم رہ گیا ہے۔ اسی طرح لفظ 'فاسق' کا لغوی معنی ہے 'کاٹنے والا'۔ لیکن یہ لفظ 'سرکش گناہ گار' کے معنی میں عام استعمال ہوتا ہے کیونکہ گناہ گار خدا سے اپنا رشتہ کاٹتا ہے۔ یہ اپنے لغوی معنی میں بہت ہی کم استعمال ہوتا ہے۔

استعارہ اور تشبیہ میں فرق یہ ہے کہ تشبیہ میں واضح الفاظ میں موازنہ موجود ہوتا ہے جبکہ استعارے میں ایسا نہیں ہوتا۔ جیسے زیدٌ کالأسَدِ تشبیہ ہے۔ اس کے برعکس زیدٌ أسَدٌ استعارہ ہے۔ استعارہ میں تشبیہ کی نسبت زیادہ زور ہوتا ہے کیونکہ اس سے مخاطب کے ذہن میں تصویر کشی کرنا مقصود ہوتا ہے گویا کہ زید شیر کی طرح نہیں بلکہ خود شیر ہے۔

مَجاز بالكِنَايَةِ

'کنایہ' بھی مجاز ہی کی ایک قسم ہے جس میں ایک لفظ کو دوسرے کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔ استعارہ اور کنایہ میں فرق یہ ہے کہ استعارہ مکمل مجاز ہوتا ہے، اس میں حقیقت نہیں پائی جاتی ہے جبکہ کنایہ میں کچھ حقیقت بھی پائی جاتی ہے۔ جیسے زيدٌ أسَدٌ محض استعارہ ہے، اس میں کوئی حقیقت نہیں کیونکہ زید حقیقتاً شیر نہیں ہے۔

کنایہ کا معاملہ مختلف ہے۔ جیسے مشہور عرب شاعرہ سیدہ خنساء رضی اللہ عنہا کا اپنے بھائی کے بارے میں شعر ہے طويل النَجَادِ رَفِيعُ العِمَاد: كَثِيرُ الرَمَادِ إذا ما شَتَا (ان کی تلوار کا نیام طویل تھا، ان کے ستون اونچے تھے، اور سردی کے موسم میں ان کے ہاں راکھ بہت ہوتی تھی)۔ طويل النَجَادِ میں بات حقیقی اور مجازی معنوں دونوں میں درست ہے۔ ان کی تلوار کا نیام حقیقتاً بھی لمبی ہوگی اور مجازی معنی میں وہ ان کے لمبے قد اور بہادری کی تعریف کر رہی ہیں۔ اسی طرح رَفِيعُ العِمَاد حقیقی معنی میں بھی درست ہے کہ ان کے گھر کے ستون اونچے ہوں گے کیونکہ وہ اپنے قبیلے کے امراء میں سے تھے اور مجازی معنی بھی درست ہیں جس کا مطلب ہے کہ قبیلے میں ان کا مقام بہت بلند تھا۔ كَثِيرُ الرَمَادِ سخاوت کو بیان کرنے کے لئے بہت ہی خوبصورت کنایہ ہے۔ بہت زیادہ راکھ ہونے کا مطلب ہے کہ ان کے ہاں غریبوں کے لئے بہت سا کھانا پکتا تھا۔ جب زیادہ کھانا پکے گا تو ان کے گھر کے صحن میں لکڑیوں کی راکھ بھی زیادہ ہوگی۔ یہ بھی حقیقی و مجازی دونوں معنی میں درست ہے۔

تعریض

تعریض کنایہ کی ایک خاص قسم ہے۔ جب کوئی شخص کسی پر تنقید کرنا چاہے مگر اسے کھلے الفاظ میں بیان بھی نہ کرنا چاہے تو اس کے لئے مجازی معنی کا سہارا لیا جاتا ہے۔ اسے تعریض کہتے ہیں۔ اس میں کسی حد تک طنز کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً قرآن میں ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۔ یہاں لفظ فَبَشِّرْهُمْ میں تعریض ہے۔ اس کا معنی ہے خوشخبری سنا دو۔ جہنم کا عذاب ایک بری خبر ہے مگر اسے بطور تعریض اسے خوشخبری کہا گیا ہے۔

آج کا اصول: مرکب توصیفی میں صفت اور موصوف اپنی حالت (رفع، نصب، جر)، تذکیر و تانیث، تعداد اور الف لام ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے ایک جیسے ہوتے ہیں۔ مرکب اضافی میں مضاف الیہ ہمیشہ حالت جر میں ہوتا ہے۔

مطالعہ کیجیے! غربت سے چھٹکارا کیسے پایا جا سکتا ہے؟

http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU03-0004-Poverty.htm

اپنی صلاحیت کا امتحان لیجیے! قرآن مجید کے ان جملوں کا ترجمہ کیجیے اور دی گئی مثال کی طرز پر استعارہ، کنایہ یا تعریض کا تجزیہ کیجیے۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو ان آیات کے سیاق و سباق کا مطالعہ کر لیجیے۔

عربی	تجزیہ	
إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (3:21)	لفظ	بَشِّر
	معنى حقيقي	انہیں اچھی خبر سنا دو
	معنى مجازي	انہیں بری خبر سنا دو
	قسم	تعریض
	قرينة	عذاب کی خبر اچھی نہیں ہو سکتی۔
	ترجمة	بے شک وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کا انکار کیا اور انبیاء علیہم السلام کو ناحق قتل کرتے ہیں، اور ان لوگوں کو بھی قتل کرتے ہیں جو لوگوں کو انصاف کی تلقین کریں تو انہیں دردانگیز عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے۔
وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ (2:102)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	قسم	
	قرينة	
	ترجمة	اور وہ دونوں کسی کو اس وقت تک نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو بطور آزمائش ہیں لہذا کفر مت کیجیے۔

آج کا اصول: کسی بیماری کو بیان کرنے کے لئے الفاظ بِي، بِكَ، بِهِ استعمال ہوتے ہیں جیسے بِي صُدَاعًا (مجھے درد ہو رہی ہے)، بِكَ سُعَالٌ (تمہیں کھانسی ہے) وغیرہ۔

چیلنج! مجاز میں قرینہ سے کیا مراد ہے؟ اس کی ایک مثال دیجیے۔

عربي		تجزیہ
وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَتَسَاءَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ (4:1)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	قسم	
	قرينة	
	ترجمه	اُس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو، اور رشتہ و قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو۔
لا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ (2:228)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	قسم	
	قرينة	
	ترجمه	اگر وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کے لیے سزاوار نہیں ہے کہ جو کچھ اللہ تعالی نے ان کے رحموں میں پیدا فرمایا ہے اسے چھپائیں۔
وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ. (43:17)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	قسم	
	قرينة	
	ترجمه	اور حال یہ ہے کہ جس اولاد کو یہ لوگ اُس خدائے رحمان کی طرف منسوب کرتے ہیں اُس کی ولادت کا مژدہ جب خود اِن میں سے کسی کو دیا جاتا ہے تو اُس کے منہ پر سیاہی چھا جاتی ہے اور وہ غم سے بھر جاتا ہے۔

عربي	تجزیہ	
وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا (17:24)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	قسم	
	قرينة	
	ترجمه	اور نرمی ورحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو، اور دعا کیا کرو کہ "پروردگار، ان پر رحم فرما جس طرح اِنہوں نے رحمت وشفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔
وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَى (20:22)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	قسم	
	قرينة	
	ترجمه	اور ذرا اپنا ہاتھ اپنی بغل میں دبائیے، چمکتا ہوا نکلے گا بغیر کسی تکلیف کے یہ دوسری نشانی ہے۔
أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ (2:187)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	قسم	
	قرينة	
	ترجمه	تمہارے لیے روزوں کے زمانے میں راتوں کو اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے وہ تمہارے لیے لباس ہیں۔

عربی	تجزیہ	
يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ (7:26)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	قسم	
	قرينة	
	ترجمه	اے اولاد آدم، ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے کہ تمہارے جسم کے قابل شرم حصوں کو ڈھانکے اور تمہارے لیے جسم کی حفاظت اور زینت کا ذریعہ بھی ہو، اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس۔
كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ (2:187)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	قسم	
	قرينة	
	ترجمه	تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے۔
يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ (2:189)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	قسم	
	قرينة	
	ترجمه	وہ آپ سے چاند کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ یہ لوگوں (کی عبادت) کے وقتوں اور حج کے موسم کے لئے ہے۔

عربي	تجزیہ	
نَبَذَ فَرِيقٌ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لا يَعْلَمُونَ. (2:101)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	قسم	
	قرينة	
	ترجمه	اہل کتاب کے ایک گروہ نے کتاب اللہ کو یوں پس پشت ڈالا کہ گویا اسے جانتے ہی نہیں ہیں۔
أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ (6:122)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	قسم	
	قرينة	
	ترجمه	کیا وہ شخص جو زندگی نہ رکھتا تھا پھر ہم نے اس کو حیات بخشی اور اس کے لیے ایسے نور کا انتظام کیا کہ وہ لوگوں میں اس کے ذریعے چل پھر سکتا ہے۔
وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ (36:37)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	قسم	
	قرينة	
	ترجمه	اور ان کے لئے ایک نشانی رات ہے جس سے ہم دن کو کھینچ دیتے ہیں تو وہ یکایک اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔

عربي	تجزیہ	
يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ (36:52)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	قسم	
	قرينة	
	ترجمه	گھبرا کر کہیں گے: "ارے، یہ کس نے ہمیں ہماری خواب گاہ سے اُٹھا کھڑا کیا؟" "یہ وہی چیز ہے جس کا خدائے رحمان نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں کی بات سچی تھی"۔
إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا (33:72)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	قسم	
	قرينة	
	ترجمه	ہم نے اس امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو وہ اُسے اٹھانے کے لیے تیار نہ ہوئے اور اس سے ڈر گئے، مگر انسان نے اسے اٹھالیا، بے شک وہ بڑا ظالم اور جاہل ہے۔
وَحَمَلْنَاهُ عَلَى ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ (54:13)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	قسم	
	قرينة	
	ترجمه	اور ہم نے انہیں تختوں اور کیلوں والی کشتی پر سوار کیا۔

عربي	تجزیہ	
إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِى خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الأَمْرَ (10:3)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	قسم	
	قرينة	
	ترجمہ	بے شک تمہارا رب وہ ہے کہ جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں تخلیق کیا اور پھر عرش پر مستوی ہوا، معاملات کی تدبیر وہی کرتا ہے۔
تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (32:16)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	قسم	
	قرينة	
	ترجمہ	ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں، وہ اپنے رب کو خوف، اور طمع رکھتے ہوئے پکارتے ہیں۔ اور جو ہم نے انہیں عطا کیا ہے، سے خرچ کرتے ہیں۔
وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِى الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ (4:36)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	قسم	
	قرينة	
	ترجمہ	ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو، قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ، اور پڑوسی رشتہ دار سے، اجنبی ہمسایہ سے، پہلو کے ساتھی اور مسافر سے، اور اُن لونڈی غلاموں سے جو تمہارے قبضہ میں ہوں، احسان کا معاملہ رکھو۔

عربی	تجزیہ	
اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ (29:62)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	قسم	
	قرينة	
	ترجمه	اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے رزق میں فراخی عطا فرما دیتا ہے۔
وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللَّهُ (29:63)	لفظ	
	معنى حقيقي	
	معنى مجازي	
	قسم	
	قرينة	
	ترجمه	اور اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ وہ کون ہے جس نے آسمان سے پانی برسا کر زمین کو اس کے بنجر ہونے کے بعد آباد کیا، تو یقیناً کہیں گے کہ اللہ۔

آج کا اصول: اگر کوئی فعل ثلاثی مجرد ہی میں متعدی ہو تو باب تفعیل میں آ کر اس میں شدت پیدا ہو جائے گی۔ جیسے قَتَلَ الْمُجْرِمُ رَجُلًا (مجرم نے ایک شخص کو قتل کر دیا)۔ باب تفعیل میں یہ ہو جائے گا: قَتَّلَ الْمُجْرِمُ أَهْلَ الْقَرْيَةِ (مجرم نے گاؤں والوں کا قتل عام کر دیا) یا قَتَّلَ الْمُجْرِمُ رَجُلًا (مجرم نے ایک شخص کو بری طرح قتل کر دیا)۔ اسی طرح قَطَعْتُ الْحَبَلَ (میں نے رسی کو کاٹا)، قَطَّعْتُ الْحَبَلَ (میں نے رسی کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا)، كَسَرَ الْقَلَمَ (اس نے قلم توڑ دیا)، كَسَّرَ الْقَلَمَ (اس نے قلم کو توڑ کر چکنا چور کر دیا) وغیرہ۔

پچھلے اسباق میں ہم نے علم البیان کے مختلف تصورات کا مطالعہ کیا تھا۔ اس سبق سے ہم علم المعانی کا مطالعہ شروع کریں گے۔

تعمیر شخصیت
غیبت کرنے کو قرآن مجید نے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے جیسا مکروہ عمل قرار دیا ہے۔

خبر اور انشاء

خبر کا مطلب ہوتا ہے بیانیہ اسلوب۔ جب کسی چیز کو بیان کیا جاتا ہے تو یہ خبر کہلاتی ہے۔ خبر کا صحیح یا غلط ہونا ممکن ہے۔ مثلاً اگر کہا جائے **زیدٌ قَائمٌ**، تو اس بات کا درست یا غلط ہونا ممکن ہے۔

انشاء کا مطلب ہے ایسا اسلوب جس کا صحیح یا غلط ہونا ممکن نہ ہو جیسے سوال، حکم یا درخواست۔ مثلاً اگر کہا جائے **أقیموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ**، تو اس بات کی تصدیق یا تردید ممکن نہیں ہے۔

خبر

خبر جملہ اسمیہ یا جملہ فعلیہ ہو سکتی ہے۔ خبر کا بنیادی مقصد مخاطب کو کسی بات یا فعل کے بارے میں آگاہ کرنا ہوتا ہے۔ جملہ اسمیہ کی مثال **الحمد للہ رب العالَمین** ہے اور جملہ فعلیہ کی مثال **قال موسی** ہے۔ بعض اوقات خبر کا مقصد محض معلومات فراہم کرنا ہی نہیں ہوتا۔ اسے کچھ اور مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلا

- مخاطب کو یہ بتانے کہ لئے کلام کرنے والا بھی اس بات سے واقف ہے۔ ایسی صورت میں مخاطب اس خبر سے پہلے سے واقف ہوتا ہے۔
- مخاطب سے مدد مانگنے یا درخواست کرنے کے لئے جیسے سیدنا موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے اس اسلوب میں دعا کی: **رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ** (میرے رب! جو خیر بھی تو میری جانب نازل کرے، مجھے اس کی شدید ضرورت ہے۔) یہ ہے تو دعا مگر بیانیہ اسلوب میں کی گئی ہے۔ ظاہر ہے اس کا مطلب اللہ تعالی کو اپنی ضرورت سے متعلق معلومات فراہم کرنا نہیں ہے بلکہ خیر کی دعا کرنا ہے۔
- اپنی کمزوری کے اظہار کے لئے جیسے سیدنا زکریا علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کیا: **رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا** (میرے رب! یقیناً میری ہڈیاں کمزور پڑ گئی ہیں اور سر سفید ہو کر بھڑک اٹھا ہے)۔
- غم، افسوس، خوشی اور کسی اور جذبے کے اظہار کے لئے۔ جیسے سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کی والدہ نے جب اپنے بچے کو یروشلم کی مسجد کی خدمت کے لئے وقف کرنے کا عزم کیا۔ جب ان کے ہاں بچی کی ولادت ہوئی تو انہیں افسوس ہوا کیونکہ لڑکی مسجد کی اس طرح خدمت نہ کر سکتی تھی جیسے لڑکا۔ انہوں نے عرض کیا: **رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنثَى**۔ اسی طرح آیت **جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ** میں خوشی کا اظہار ہے۔
- ڈانٹنے یا ناراضی کے اظہار کے لئے۔ جیسے اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کے بارے میں فرمایا: **ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ**۔

خبر میں تاکید کا اسلوب بھی پیدا کیا جا سکتا ہے۔ کچھ مخصوص الفاظ کے اضافے کے ساتھ جملے میں تاکید پیدا کی جاتی ہے۔ مثلاً زیدٌ قَائمٌ ایک سادہ جملہ ہے جس میں تاکید نہیں ہے جبکہ إنَّ زیدا قَائمٌ میں کچھ تاکید ہے۔ إنَّ زیدا لقَائمٌ میں اضافی تاکید ہے اور واللهِ إنَّ زیدا لقَائمٌ میں انتہا درجے کی تاکید ہے۔ اسی طرح جملہ فعلیہ میں بھی مختلف درجے کی تاکید پیدا کی جا سکتی ہے۔ جیسے یَنصرُ سادہ جملہ ہے۔ میں لیَنصُرُ کچھ تاکید ہے جبکہ میں لیَنصُرَنَّ انتہا درجے کی تاکید ہے۔

جملے میں تاکید کا درجہ مخاطبین کی صورتحال کے مطابق ہونا چاہیے۔ اگر مخاطب خبر پر پہلے ہی یقین رکھتے ہوں یا یقین کرنے کے لئے تیار ہوں تو پھر تاکید کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر وہ یقین نہ رکھتے ہوں پھر ان کی بے یقینی کے لحاظ سے تاکید پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ضرورت سے زیادہ یا ضرورت سے کم تاکید کلام کی بلاغت کو بری طرح متاثر کرتی ہے۔ تاکید کے لئے یہ الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔

- إنَّ، أنَّ :ان سے جملہ اسمیہ میں تاکید پیدا ہوتی ہے۔
- حروف تنبیہ: ان سے سامعین کی توجہ حاصل کر کے بات میں زور پیدا کیا جاتا ہے جیسے ألا، ها، أمَا وغیرہ۔
- حروف قسم: ان میں قسم کھا کر بات میں زور پیدا کیا جاتا ہے۔ جیسے وَ، تَ وغیرہ۔ اگر قسم اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور چیز کی کھائی جائے تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ کلام کرنے والا اس چیز کو بطور ثبوت پیش کر رہا ہے۔
- تکرار: جملے کی تکرار بات میں زور پیدا کرتی ہے جیسے ضَرَبَ زیدٌ ضرب زیدٌ وغیرہ۔ سورۃ الرحمان اور سورۃ المرسلات میں اس کی مثالیں موجود ہیں۔
- ل ، نَّ :ان کی مدد سے فعل مضارع، امر اور نہی میں زور پیدا کیا جاتا ہے مثلاً لیَنصُرَنَّ، إفتَحَنَّ وغیرہ۔
- قد :اس کی مدد سے فعل ماضی میں تاکید پیدا کی جاتی ہے۔ جیسے قد سَمِعَ اللهُ (یقیناً اللہ نے سن لیا ہے)۔

آج کا اصول:

اردو کی طرح عربی میں بھی جمع الجمع کا تصور پایا جاتا ہے یعنی کسی واحد کو جمع بنانا اور پھر اس جمع کو مزید جمع بنانا۔ جیسے طریق کا مطلب ہے راستہ یا طریقہ۔ اس کی جمع طُرُقٌ ہے اور اس کی جمع طُرُقَاتٌ۔ بعض الفاظ میں تو مزید جمع الجمع بنائی جا سکتی ہیں۔ آخری جمع کو جمعُ مُنتَهَى الْجُمُوع کہا جاتا ہے۔ یہ عام طور پر فَعَالِلُ و فَعَالِيلُ کے وزن پر آتی ہے۔

انشاء

انشاء کا مطلب ہے غیر بیانیہ زبان۔ اس میں درخواست، حکم، مشورہ، سوال سب شامل ہیں۔ اس کے مختلف مقاصد ہوتے ہیں:

- امر: اس میں مخاطب کو حکم دیا جاتا ہے جیسے أنْصُرْ، إفتحْ، اُسجُدْ وغیرہ۔ بعض اوقات کسی مصدر کو بھی بطور امر استعمال کر لیا جاتا ہے مثلاً حَيَّ على الفَلاحِ، سعيًا إلى الخَيْرِ وغیرہ۔
- نہی: اس میں مخاطب کو کسی کام سے روکا جاتا ہے مثلاً لا تَنْصُرْ، لا تَفتحْ، لا تَسجُدْ۔
- دعا: اس میں اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کے ہونے یا نہ ہونے کی دعا کی جاتی ہے مثلاً لا تُؤَاخِذْنَا، اعْفُ عَنَّا، اغْفِرْ لَنَا۔
- التماس: اس میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی درخواست کی جاتی ہے مثلاً أعطِنِي الكِتَابَ، انصُرْنِي، لا تَضرِبْنِي۔
- ارشاد: اس کا مقصد مشورہ یا راہنمائی ہوتی ہے مثلاً إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ۔ جملے کا انداز اور مخاطب کا رتبہ اس بات کا تعین کرتا ہے کہ یہ بات امر، دعا، التماس یا ارشاد میں سے کیا ہے۔
- تہدید: کبھی حکم کا مقصد بات منوانا نہیں بلکہ مخاطب کو جھڑکنا یا دھمکی دینا ہوتا ہے مثلاً إفْعَلْ مَا شِئتَ (کر لو جو کرنا ہے)۔ اس کا تعین سیاق و سباق اور بات کرنے والے کے لہجے سے ہوتا ہے۔
- تعجیز: کبھی حکم کا مقصد بات منوانا نہیں بلکہ اسے عاجز کر دینا ہوتا ہے جیسے فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ۔ یہاں سیاق و سباق اور لہجہ مقصد کو واضح کر رہا ہے۔
- اہانت: مخاطب کو محض شرمندہ کرنے کے لئے بھی حکم دیا جاتا ہے مثلاً جب بنی اسرائیل نے صحرا کی سختیوں سے تنگ آ کر سیدنا موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے سبزیوں کا مطالبہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ۔
- اباحت: کبھی حکم یا سوال کا مقصد محض اجازت دینا ہوتا ہے۔ مثلاً كُلُوا وَاشْرَبُوا۔
- امتنان: کبھی حکم یا سوال کا مقصد محض احسان جتلانا ہوتا ہے جیسے كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ اللَّهِ۔
- تسویہ: بعض اوقات حکم کا مقصد محض موازنہ کرنا ہوتا ہے مثلاً فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ (تم صبر کرو یا نہ کرو، برابر ہے)۔
- تمنا: کبھی حکم یا سوال کا مقصد محض خواہش کا اظہار ہی ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ ناممکن سی بات ہوتی ہے مثلاً کوئی شاعر کہتا ہے: يا ليلُ! طُلْ يا نومُ زُلْ: يا صُبحُ قِفْ لا تَطلَعْ (اے رات! لمبی ہو جا۔ اے نیند! زائل ہو جا۔ اے صبح! ٹھہر جا، ابھی طلوع نہ ہونا)۔ رات، نیند اور صبح کو احکامات جاری کرنے کا مقصد ان کی سچ مچ تعمیل نہیں ہوتی بلکہ شاعر اپنی کسی مخصوص جذباتی کیفیت کا اظہار کر رہا ہوتا ہے۔ ان تمام صورتوں میں سیاق و سباق اور کلام کرنے والے کا لہجہ مقصد کا تعین کرتا ہے۔ بعض لوگ ان سب صورتوں کو حکم سمجھ بیٹھتے ہیں اور کلام کا عجیب و غریب ترجمہ کرنے لگ جاتے ہیں۔

سبق 7: خبر اور انشاء

اپنی صلاحیت کا امتحان لیجیے! قرآن مجید کے ان جملوں کا ترجمہ کیجیے اور دی گئی مثال کی طرز پر جملے کی قسم اور مقصد کا تعین کیجیے۔ اس کے ساتھ جملے کا تجزیہ بھی کیجیے۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو ان آیات کے سیاق و سباق کا مطالعہ کر لیجیے۔

عربی	قسم	مقصد	تجزیہ
هَاأَنْتُمْ هَؤُلاءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لا تَعْلَمُونَ (3:66)	خبر، إنشاء	نَهي	**هَاأَنْتُمْ هَؤُلاءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ** خبر ہے۔ حرف تنبیہ 'ھا' جملے میں زور پیدا کر رہا ہے۔ **فَلِمَ تُحَاجُّونَ** سے شروع ہونے والا جملہ انشاء ہے۔ سوال کا مقصد مخاطب کو غیر ضروری بحث سے منع کرنا ہے۔
	ترجمه	تم لوگ جن چیزوں کا علم رکھتے ہو اُن میں تو خوب بحثیں کر چکے، اب ان معاملات میں کیوں بحث کرنے چلے ہو جن کا تمہارے پاس کچھ بھی علم نہیں اللہ جانتا ہے، تم نہیں جانتے۔	
هَاأَنْتُمْ أُولاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلا يُحِبُّونَكُمْ (3:119)			
		یہ تمہی ہو کہ ان سے محبت رکھتے ہو جبکہ وہ تمہیں نہیں چاہتے۔	
هَاأَنْتُمْ هَؤُلاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْخَلُ وَمَنْ يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهِ (47:38)			
	ترجمه	یہ تمہی ہو کہ تمہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے لیے بلایا جاتا ہے تو تمہارے کچھ بخل سے کام لیتے ہیں۔ اور جو بخل کرتا ہے تو وہ تو اپنے آپ سے ہی بخل کرتا ہے۔	
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ. إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ (1:1-4)			
	ترجمه	تمام تعریفات اللہ رب العالمین کے لیے ہیں، جو بڑا مہربان، نہایت رحیم ہے۔ روز جزا کا مالک ہے۔ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں آپ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں۔	

عربی	قسم	مقصد	تجزیہ
اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ. صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ (1:5-7)			
	ترجمہ		ہمیں سیدھا راستہ دکھلایئے ان لوگوں والا جن پر آپ نے انعام کیا، جن پر آپ کا غصہ نازل ہوا نہ ہی ان کا اور نہ گمراہوں کا۔
أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (2:5)			
			یہ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔
فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ (2:10)			
	ترجمہ		ان کے دلوں میں مرض تھی اس لیے اللہ تعالی نے انہیں اس مرض میں بڑھا دیا اور ان کے لیے ان کے جھوٹ بولنے کے سبب دردناک عذاب ہے۔
وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (2:23)			
	ترجمہ		اور اگر تم جو کچھ ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا، اس بارے میں شک میں مبتلا ہو تو اس جیسی ایک سورت ہی بنالاؤ اور اگر تم سچے ہو تو اللہ کے علاوہ اپنے مددگاروں کو بھی بلالو۔
أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (2:44)			
			کیا تم لوگوں کو تو نیکی طرف بلاتے ہو اور اپنے آپ کو بھول بیٹھے ہو، حالانکہ کتاب بھی پڑھتے ہو۔ کیا تم عقل نہیں کرتے۔
وَإِذْ نَجَّيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ وَفِي ذَلِكُمْ بَلَاءٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ. وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ (2:49-50)			
			اور اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے تمہیں آل فرعون سے نجات دی وہ تمہیں دردناک سزائیں دیا کرتے، تمہارے بیٹوں کو ذبح کر دیتے اور تمہاری عورتوں کو چھوڑ دیتے۔ اس میں تمہارے لیے تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی۔ اور اس وقت کو بھی یاد کیجیے جب ہم نے تمہاری خاطر دریا کو دو پاٹوں میں تقسیم کر دیا، اس طرح تمہیں نجات دی اور تم دیکھ رہے تھے کہ ہم نے آل فرعون کو غرق کر دیا۔

عربی	قسم	مقصد	تجزیہ
أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَى بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُمْ مَا سَأَلْتُمْ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ (2:61)			
	ترجمہ	کیا ایک بہتر چیز کے بجائے تم ادنیٰ درجے کی چیزیں لینا چاہتے ہو؟ اچھا، کسی شہری آبادی میں جا رہو جو کچھ تم مانگتے ہو، وہاں مل جائے گا" آخرکار نوبت یہاں تک پہنچی کہ ذلت و خواری اور پستی و بدحالی اُن پر مسلط ہو گئی اور وہ اللہ کے غضب میں گھر گئے یہ نتیجہ تھا اس کا کہ وہ اللہ کی آیات سے کفر کرنے لگے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرنے لگے یہ نتیجہ تھا ان کی نافرمانیوں کا اور اس بات کا کہ وہ حدودِ شرع سے نکل نکل جاتے تھے۔	
وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ (2:78)			
		ان میں ایک دوسرا گروہ امّیوں کا ہے، جو کتاب کا تو علم رکھتے نہیں، بس اپنی بے بنیاد امیدوں اور آرزوؤں کو لیے بیٹھے ہیں اور محض وہم و گمان پر چلے جا رہے ہیں۔	
فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا يَكْسِبُونَ (2:79)			
	ترجمہ	پس ہلاکت اور تباہی ہے اُن لوگوں کے لیے جو اپنے ہاتھوں سے شرع کا نوشتہ لکھتے ہیں، پھر لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس سے آیا ہوا ہے تاکہ اس کے معاوضے میں تھوڑا سا فائدہ حاصل کر لیں ان کے ہاتھوں کا لکھا بھی ان کے لیے تباہی کا سامان ہے اور ان کی یہ کمائی بھی ان کے لیے موجب ہلاکت۔	
بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ بَغْيًا أَنْ يُنَزِّلَ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ أَنْ يُنَزِّلَ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَى غَضَبٍ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُهِينٌ (2:90)			
	ترجمہ	کیسا برا ذریعہ ہے جس سے یہ اپنے نفس کی تسلی حاصل کرتے ہیں کہ جو ہدایت اللہ نے نازل کی ہے، اس کو قبول کرنے سے صرف اِس ضد کی بنا پر انکار کر رہے ہیں کہ اللہ نے اپنے فضل (وحی و رسالت) سے اپنے جس بندے کو خود چاہا، نواز دیا! لہٰذا اب یہ غضب بالائے غضب کے مستحق ہو گئے ہیں اور ایسے کافروں کے لیے سخت آمیز سزا مقرر ہے۔	

عربی	قسم	مقصد	تجزیہ
قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الآخِرَةُ عِندَ اللّهِ خَالِصَةً مِّن دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (2:94)			
	ترجمہ	آپ کہہ دیجئے کہ اگر دیگر لوگوں کے علاوہ محض تمہارے لیے ہی اللہ کے ہاں آخرت کا گھر ہے تو موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو تو۔	
وَلَن يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ وَاللّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ (2:95)			
		وہ ہر گز اس کی تمنا نہیں کریں گے، اس کی وجہ ان کے کیے ہوئے سابقہ اعمال ہیں، اور اللہ تعالی ظالموں سے خوب باخبر ہے۔	
بَلَى مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ (2:112)			
	ترجمہ	کیوں نہیں، جس نے اپنے آپ کو اللہ کے لیے مطیع کر دیا اور وہ نیکوکار بھی ہے تو اس کے لیے اس کے رب کے ہاں اجر ہے اور ان پر کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے۔	
الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلاَوَتِهِ أُوْلَئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمن يَكْفُرْ بِهِ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (2:121)			
	ترجمہ	وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب عطا کی وہ اسے اس طرح پڑھتے کہ جس طرح پڑھنے کا حق ہو۔ یہ لوگ اس کو مانتے ہیں، اور جس نے اس کا کفر کیا وہی خسارے والے ہیں۔	
الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءهُمْ وَإِنَّ فَرِيقاً مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (2:146)			
		وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی اسے اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو۔ اور ان میں کچھ لوگ حق کو جانتے ہوئے بھی چھپاتے ہیں۔	
يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُواْ مِمَّا فِي الأَرْضِ حَلاَلاً طَيِّباً وَلاَ تَتَّبِعُواْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (2:168)			
		لوگو! زمین سے حلال اور طیب اشیاء ہی کھاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی مت کرو۔ وہ تو تمہارا واضح دشمن ہے۔	

عربی	قسم	مقصد	تجزیہ
وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (2:179)			
	ترجمہ	اے عقلمندو! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے، تاکہ تم متقی بن جاؤ۔	
فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ. وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (2:200_201)			
		لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں کہ جو کہتے ہیں کہ ہمارے رب ہمیں دنیا میں عطا کر دے۔ ان کے آخرت میں کچھ نہیں ہے۔ اور ان میں کچھ ایسے ہیں کہ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا و آخرت میں اچھائیاں عطا فرما اور ہمیں عذاب سے محفوظ رکھ۔	
سَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَمْ آتَيْنَاهُمْ مِنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ وَمَنْ يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (2:211)			
	ترجمہ	بنی اسرائیل سے پوچھیے کہ ہم نے انہیں کتنی ہی واضح نشانیاں عطا کی تھیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو اس کے آجانے کے بعد بدل دے تو اللہ تعالیٰ شدید بدلا لینے والا ہے۔	
نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلَاقُوهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ (2:223)			
	ترجمہ	تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تمہیں اختیار ہے، جس طرح چاہو، اپنی کھیتی میں جاؤ، مگر اپنے مستقبل کی فکر کرو اور اللہ کی ناراضی سے بچو خوب جان لو کہ تمہیں ایک دن اُس سے ملنا ہے اور اے نبی! جو تمہاری ہدایات کو مان لیں انہیں فلاح و سعادت کا مژدہ سنا دیجئے۔	
أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ (2:258)			
		کیا آپ نے اس بندے کو نہیں دیکھا جس نے ابراہیم سے جھگڑا کیا تھا؟ جھگڑا اِس بات پر کہ ابراہیم کا رب کون ہے، اور اس بنا پر کہ اس شخص کو اللہ نے حکومت دے رکھی تھیں۔	
قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى (2:263)			
		اچھی بات اور معاف کر دینا اس صدقہ سے کہیں بہتر ہے جس کے بعد احسان جتلایا جائے۔	

عربی	قسم	مقصد	تجزیہ
فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ (3:20)			
	ترجمہ	اگر یہ آپ سے جھگڑیں تو انہیں کہہ دیجئے کہ میں نے اور میرے پیروؤں نے اپنا چہرہ اللہ تعالی کے لیے جھکا دیا ہے۔	
أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُعْرِضُونَ (3:23)			
		کیا آپ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا ایک حصہ دیا گیا کہ انہیں کتاب اللہ کی طرف بلایا جاتا تا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو ان میں سے ایک گروہ اعراض کرتے ہو پلٹ جاتا ہے۔	
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ (3:64)			
	ترجمہ	اے اہل کتاب! اس بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان متفق علیہ ہے کہ ہم صرف اللہ تعالی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور ہم میں سے کوئی بھی کسی کو اللہ تعالی کے رب نہ بنائے۔	

آج کا اصول: مرکب توصیفی میں صفت اور موصوف اپنی حالت (رفع، نصب، جر)، تذکیر و تانیث، تعداد اور الف لام ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے ایک جیسے ہوتے ہیں۔ مرکب اضافی میں مضاف الیہ ہمیشہ حالت جر میں ہوتا ہے۔

آج کا اصول: اگر کوئی فعل ثلاثی مجرد ہی میں متعدی ہو تو باب تفعیل میں آ کر اس میں شدت پیدا ہو جائے گی۔ جیسے قَتَلَ الْمُجْرِمُ رَجُلًا (مجرم نے ایک شخص کو قتل کر دیا)۔ باب تفعیل میں یہ ہو جائے گا: قَتَّلَ الْمُجْرِمُ أَهْلَ القَرِيَةِ (مجرم نے گاؤں والوں کا قتل عام کر دیا) یا قَتَّلَ الْمُجْرِمُ رَجُلًا (مجرم نے ایک شخص کو بری طرح قتل کر دیا)۔ اسی طرح قَطَعْتُ الْحَبَلَ (میں نے رسی کو کاٹا)، قَطَّعْتُ الْحَبَلَ (میں نے رسی کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا)، كَسَرَ الْقَلَمَ (اس نے قلم توڑ دیا)، كَسَّرَ الْقَلَمَ (اس نے قلم کو توڑ کر چکنا چور کر دیا) وغیرہ۔

سبق 8: حروف استفہام کا حقیقی و مجازی استعمال

آپ حروف استفہام کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ ان کا مجازی معنی میں استعمال بھی ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے:

تعمیر شخصیت
شکی طبیعت آپ کی دشمن ہے۔ اسے شکست دینے کی کوشش کیجیے۔

- أ، أم : یہ معلومات کے حصول کے لئے استعمال ہوتا ہے مثلاً أ زَيْدٌ سَافَرَ أو علي؟ سوال کا جواب اس شخص کا نام ہو گا جس نے سفر کیا۔ یہ کسی بات کا ہاں یا نہ میں جواب حاصل کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے **أَأَنْتَ فَعَلْتَ هَذَا بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ**؟
- هل : یہ صرف ہاں یا نہ میں جواب حاصل کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً **هَلْ يَسْتَوِي الأَعْمَى وَالْبَصِيرُ**؟ اس کا جواب ہاں یا نہ کے علاوہ کچھ اور نہیں ہو سکتا۔ اسے معلومات حاصل کرنے کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ سوال هل زَيْدٌ سَافَرَ أو علي غلط ہو گا۔
- ما : یہ کسی چیز کی وضاحت حاصل کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ اردو لفظ 'کیا' کا ہم معنی ہے۔ جیسے ما القَارِعَة (دل ہلا دینے والا کیا ہے؟) آپ جانتے ہی ہیں کہ 'ما' جملے کو منفی مفہوم میں کر دینے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس بات کا تعین سیاق و سباق کرتا ہے کہ یہ سوال ہے یا نفی۔
- مَن : یہ کسی شخص کا تعین کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ اردو لفظ 'کون' کے مترادف ہے۔ مثلاً **أَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ**۔ لفظ 'من' کو صرف اللہ تعالیٰ یا کسی ذہین مخلوق جیسے انسان، فرشتے، جنات وغیرہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے جانوروں، پودوں اور بے جان چیزوں کے استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔ ان کے لئے لفظ 'ما' کو استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً **فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ**۔
- مَتَى : یہ ماضی یا مستقبل میں وقت کے تعین کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ اردو لفظ 'کب' کا مترادف ہے۔ جیسے **مَتَى هَذَا الْوَعْدُ**۔
- أيَّانَ : اسے بھی وقت کے تعین کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے **يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ**۔ متی اور ایان میں فرق یہ ہے کہ متی کا استعمال ماضی یا مستقبل کے کسی بھی واقعے کے بارے میں کیا جا سکتا ہے جبکہ ایان کا استعمال مستقبل کے کسی ہولناک واقعے کے بارے میں ہی ہوتا ہے۔

مطالعہ کیجیے! سستی اور کسل مندی پر قابو کیسے پایا جائے؟
http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU03-0016-Procrastination.htm

سبق 8: حروف استفہام کا حقیقی و مجازی استعمال

- کیف : یہ کسی چیز کی تفصیلات کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ اردو لفظ 'کیسے' کا ہم معنی ہے۔ مثلاً **كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ**۔
- أين : یہ لفظ جگہ کے تعین کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ اردو لفظ 'کہاں' کا مترادف ہے۔ جیسے **يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ**۔
- کم : یہ تعداد کے تعین کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ اردو لفظ 'کتنا' کا ہم معنی ہے۔ مثلاً **كَمْ آتَيْنَاهُمْ مِنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ**۔
- أنَّى : اس کے مختلف معانی ہیں۔ یہ اردو الفاظ 'کہاں سے' کا ہم معنی بھی ہے جیسے **أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ**۔ یہ 'کیسے' کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً **أَنَّى يُحْيِي هَذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا**۔ اسے 'جہاں سے، جب سے' کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے جیسے **فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ**۔
- أيُّ : یہ کسی چیز کے انتخاب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اردو میں اس کا ہم معنی لفظ 'جونسا' ہے۔ مثلاً **أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ**۔

چیلنج! خبر و انشاء میں فرق بیان کیجیے اور اس سبق سے دونوں کی تین تین مثالیں نوٹ کیجیے۔
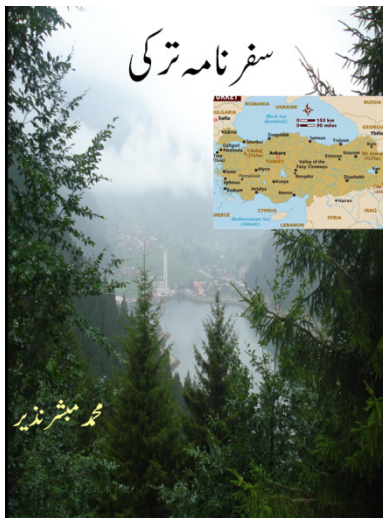
آج کا اصول: یہ بیان کرنے کے لئے کہ 'میرا خیال ہے کہ' لفظ أظُنُّ استعمال ہوتا ہے جیسے أَظُنُّكَ طَبِيبًا (میرا خیال ہے کہ آپ ڈاکٹر ہیں)، إِنِّي لَأَظُنُّكَ مَسْحُورًا (میرا خیال ہے کہ آپ پر جادو ہوا ہے)، أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً (میرا خیال ہے کہ قیامت آنے والی ہے) وغیرہ۔ آپ کو ضمیر کو ایڈجسٹ کرنا ہوگا۔

حروف استفہام کا مجازی معنی میں استعمال

حروف استفہام کو مجازی معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

- تَسوِيَة : دو چیزوں کا موازنہ جیسے سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ ؟ یہاں لفظ 'ء' کو مجازی معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔
- نَفِي : سوال کو منفی مفہوم میں بھی استعمال کیا جاتا ہے مثلاً هَلْ جَزَاءُ الإِحْسَانِ إِلَّا الإِحْسَانُ؟ اس کا معنی ہے کہ احسان کا بدلہ احسان کے سوا کچھ نہیں ہے۔
- إنكار: کسی چیز کا انکار کرنے کے معنی میں جیسے أَأَنتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللَّهُ ؟ اسی طرح أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ ؟ مقصد انکار کرنا ہے۔
- أمر و نَهي : امر و نہی کو بھی سوال کے اسلوب میں پیش کیا جاتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے شراب و جوئے کی برائی بیان کرنے کے بعد فرمایا: هَلْ أَنتُمْ مُّنتَهُونَ ؟ اسی طرح أَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ ؟
- تَسوِيق : کسی کام کی ترغیب دلانے کے لئے بھی سوال کا اسلوب اختیار کیا جاتا ہے جیسے هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ؟ اس سوال کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو جہاد کے لئے تیار کیا جائے۔ یہاں اسے تجارت سے تعبیر کیا گیا ہے۔
- تَعظِيم : کسی کی عظمت کو بیان کرنے کے لئے بھی سوال کیا جاتا ہے۔ مثلاً مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ؟
- تَحقِير : اسی طرح کسی کی حقارت یا عجز کو بیان کرنے کے لئے بھی سوال کیا جاتا ہے۔ جیسے إِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ؟ اس سوال کا مقصد اللہ کو چھوڑ کر کسی اور سے مدد چاہنے والوں کے عجز کا اظہار ہے۔
- تَعَجُب : بعض اوقات تعجب یا حیرت کے اظہار کے لئے بھی سوال کیا جاتا ہے جیسے مَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے نام پر ذبح کیے جانے والے جانور کا گوشت نہیں کھاتے؟ اس میں حیرت کے علاوہ ترغیب بھی شامل ہے۔
- تَنبِيه ، وعيد : وارننگ دینے یا ہوشیار کرنے کے لئے بھی سوال کیا جاتا ہے، مثلاً فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ؟ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ۔ اس سوال کا مقصد لوگوں کو ان کے رویے کے بارے میں خبر دار کرنا ہے۔

اپنی صلاحیت کا امتحان لیجیے! قرآن مجید کی ان عبارتوں کا ترجمہ کیجیے اور دی گئی مثال کی طرز پر ہر عبارت کا مقصد متعین کیجیے۔ اگر کوئی چیز واضح نہ ہو تو سیاق و سباق کا مطالعہ کر لیجیے۔

عربی	قسم	تجزیہ
وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَةً قُلْ أَاتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ (2:80)	تنبیہ	بنی اسرائیل خود کو اللہ کا چہیتا سمجھتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ انبیاء کی اولاد ہونے کے باعث انہیں بس چند دن سزا دے کر بری کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر انہیں تنبیہ کی ہے لیکن اسلوب سوال کا ہے۔
ترجمہ	اور انہوں نے کہا کہ ہمیں تو آگ چند دن ہی چھوئے گی۔ آپ فرما دیجئے کہ کیا تمہارا اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی معاہدہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے معاہدے سے ہرگز خلاف ورزی نہیں کرے گا یا اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسی بات کہنے کے مرتکب ہو رہے ہو جو جانتے نہیں ہو۔	
أَمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَسْأَلُوا رَسُولَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوسَى مِنْ قَبْلُ (2:108)		
ترجمہ	یا تم یہ چاہت رکھتے ہو کہ اپنے رسول سے اس طرح سوال کرو جس طرح موسیٰ علیہ السلام سے قبل ازیں کیا گیا تھا۔	
أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ (2:133)		
ترجمہ	کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب علیہ السلام پر موت کا نزاع کا عالم تھا، اس وقت انہوں نے اپنے بیٹوں سے دریافت کیا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے تو کہنے لگے کہ ہم آپ کے الٰہ اور آپ کے آباء ابراہیم و اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام کے ایک ہی الٰہ کی عبادت کریں گے، اور ہم اسی کے لیے مطیع و فرماں بردار ہیں۔	

عربی	قسم	تجزیہ
أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَقَ وَيَعْقُوبَ وَالأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَى (2:140)		
ترجمہ	کیا تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب علیہم السلام اور ان کی اولاد یہودی تھے یا عیسائی۔	
أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ (2:214)		
ترجمہ	کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ جنت میں یونہی داخل ہو جاؤ گے، جبکہ ابھی تک تم پر ایسے حالات طاری نہیں ہوئے جو تم سے پہلے گزرنے چکنے والوں پر ہو چکے ہیں۔ انہیں تکلیف و تنگی پہنچی اور انہیں خوب جھنجھوڑا گیا حتی کہ رسول اور اس کے ساتھ ایمان لانے والے بھی کہہ اٹھے کہ اللہ کی نصرت کب نازل ہو گی۔ جان رکھیے کہ اس کی مدد قریب ہی ہے۔	
قُلْ أَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللَّهُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللَّهِ (2:140)		
ترجمہ	فرما دیجئے کہ تم زیادہ جانتے ہو کہ اللہ؟ اور اس سے زیادہ ظالم شخص کون ہو گا جس نے اپنے ہاں اللہ تعالی سے گواہی کو چھپایا۔	
يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ (5:116)		
ترجمہ	اے عیسی بن مریم کیا آپ نے لوگوں کو کہا تھا کہ اللہ تعالی کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو الہ بنالو، انہوں نے جواب دیا کہ میرے لیے یہ سزاوار نہیں کہ میں وہ کہوں جو کہنے کا مجھے حق ہی نہیں ہے۔	

عربی	قسم	تجزیہ
قَالُوا أَأَنْتَ فَعَلْتَ هَذَا بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ (21:62)		
ترجمہ	انہوں نے کہا کہ اے ابراہیم! کیا تو نے ہمارے الٰہوں کا یہ حال کیا ہے؟	
وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ أَأَنْتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَؤُلاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ (25:17)		
ترجمہ	اور جس دن وہ انہیں اور جن کی وہ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے جمع کرے گا پھر ان سے دریافت کرے گا کہ کیا تم نے میرے بندوں کو گمراہی کے رستے پر ڈالا یا یہ خود گمراہ تھے۔	
نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلا تُصَدِّقُونَ. أَفَرَأَيْتُمْ مَا تُمْنُونَ. أَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ (56:57-59)		
ترجمہ	ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے تو پھر تم نے تصدیق کیوں نہ کی؟ کیا تم جو ٹپکاتے ہو اسے نہیں دیکھتے کہ آیا اسے تم نے پیدا کیا ہے یا ہم اس کو تخلیق کرنے والے ہیں۔	
أَأَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا. رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّاهَا (79:27-28)		
ترجمہ	کیا تخلیق کے اعتبار سے تم زیادہ مشکل تھے یا وہ آسمان جو اس نے بنایا۔ اس نے اس کی چھت کو بلند کیا اور پھر اسے برابر کیا۔	

مطالعہ کیجیے! دور جدید کے انسان کا المیہ کیا ہے؟ جنت کا حقدار کون ہے؟
http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU01-0003-Deserving.htm

عربی	قسم	تجزیہ
هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ (2:210)		
ترجمہ	وہ تو صرف اس کے منتظر ہیں کہ اللہ تعالی اور اس کے فرشتے بادلوں کے سائے میں ان کے پاس آئیں اور معاملہ ختم ہو۔ اور تمام امور اللہ تعالی کی طرف ہی لوٹائے جاتے ہیں۔	
قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِن كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِن دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا (2:246)		
ترجمہ	اس نے دریافت کیا کہ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تم پر قتال کو فرض کیا جائے کہ تم قتال کرو ہی نہ؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم قتال کیوں نہیں کریں گے جبکہ ہمیں ہمارے بیٹوں کو ہمارے گھروں سے نکال دیا گیا ہے۔	
طَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِن شَيْءٍ (3:154)		
ترجمہ	کچھ لوگوں کو اپنی جانوں کی پڑی ہوئی تھی، وہ اللہ تعالی کے بارے میں ناحق جہالت والے خیالات رکھے ہوئے تھے کہہ رہے تھے کہ کیا ہمیں اس حوالے سے کچھ اختیار نہیں ہے۔	
قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَنقِمُونَ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَاسِقُونَ (5:59)		
ترجمہ	آپ فرما دیجیے کہ اے اہل کتاب! کیا تم ہم سے محض اس بناء پر دشمنی لگا رہے ہو کہ ہم اللہ پر اور جو کچھ ہمارے طرف اتارا گیا، پر اور جو قبل ازیں نازل ہو چکا ہے، پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور مزید یہ بھی کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ تم میں سے اکثر فاسق ہیں۔	

مطالعہ کیجیے! ہمارے جھگڑوں کی بنیادی وجہ 'شک' ہے۔ اس سے کیسے بچا جائے؟

http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU02-0007-Suspicion.htm

عربی	قسم	تجزیہ
إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ (5:112)		
ترجمہ	جب حواریوں نے کہا کہ اے عیسی بن مریم کیا آپ کا رب اس بات کی استطاعت رکھتا ہے کہ ہم پر آسمان سے دستر خوان اتار دے۔	
قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الظَّالِمُونَ (6:47)		
ترجمہ	آپ فرمادیجئے کہ تم کیا کہتے ہوں کہ اگر اللہ تعالی کا عذاب اچانک یا اعلانیہ آجائے تو کیا ظالموں کے علاوہ بھی کسی کو ہلاک کیا جائے گا؟	
قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ (6:148)		
ترجمہ	فرمادیجئے کہ کیا تمہیں کچھ پاس کچھ علم ہے تو اسے ہمارے سامنے لاؤ۔ تم محض گمانوں کی پیروی میں لگے ہوئے ہو اور اندازے لگانے کے علاوہ کچھ نہیں کرتے۔	
وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (7:147)		
ترجمہ	اور جن لوگوں نے ہماری آیات اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا ان کے اعمال ضائع ہوگئے۔ اور انہیں جزاء اسی کی ملے گی جو وہ کرتے رہے۔	
يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ (7:59)		
ترجمہ	اے میری قوم! اللہ تعالی کی عبادت کرو، تمہارے لیے اس کے علاوہ کوئی الہ نہیں ہے، مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ کہیں تمہیں بڑے دن کے عذاب سے دوچار نہ ہونا پڑے۔	

عربی	قسم	تجزیہ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ (9:38)		
ترجمہ	اے لوگو جو ایمان لائے ہو تمہیں کیا ہے کہ جب کہا جائے کہ اللہ کے رستے میں نکلو تو تم زمین سے چمٹ جاتے ہو۔ کیا آخرت کے مقابلے میں دنیوی زندگی پر ریجھ گئے ہو۔ اگر ایسا ہے تو جان رکھو کہ دنیوی متاع آخرت کے مقابلے میں معمولی سا ہے۔	
قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَى يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ (12:11)		
ترجمہ	انہوں نے کہا کہ ابا جان! یوسف کے بارے میں آپ ہم پر مطمئن نہیں ہیں حالانکہ ہم اس کی خیر خواہ ہی ہیں۔	
يَا إِبْلِيسُ مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ (15:32)		
ترجمہ	اے ابلیس! کیا وجہ ہے کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا؟	
حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ (2:214)		
ترجمہ	یہاں تک کہ رسول اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان لائے کہہ اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔ جان رکھو! کہ اللہ کی مدد قریب ہی ہے۔	
يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي (7:187)		
ترجمہ	وہ آپ سے قیامت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہو گا؟ فرما دیجئے کہ اس کا علم تو صرف میرے رب کے پاس ہے۔	

عربی	قسم	تجزیہ
يَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (10:48)		
ترجمہ	وہ کہتے ہیں کہ اگر تم لوگ سچے ہو تو پھر یہ وعدہ کب وفا ہو گا؟۔	
أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ (16:21)		
ترجمہ	وہ مردہ ہیں، زندہ نہیں۔ اور انہیں تو اس بات کا بھی شعور نہیں ہے کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔	
أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ (2:85)		
ترجمہ	کیا تم کتاب کی کچھ باتوں کو تو مانتے ہو اور کچھ کا انکار کرتے ہو۔ تو یاد رہے کہ جس نے یہ کیا تو اس کا بدلہ دنیا میں محض رسوائی ہے اور قیامت کے دن انہیں سخت ترین عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔	
مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكُمْ أَزْكَى لَكُمْ وَأَطْهَرُ (2:232)		
ترجمہ	تم میں سے جو اللہ تعالی اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو یہ تمہارے لیے بہترین صفائی اور پاکیزگی ہے۔	
رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي (2:260)		
ترجمہ	اے میرے رب! مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کیسے زندہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالی نے پوچھا کہ کیا آپ کا اس پر ایمان نہیں ہے، جواب دیا کیوں نہیں، بس اس لیے کہا تا کہ میرا دل مزید مطمئن ہو جائے۔	

تجزیہ	قسم	عربی
		هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (3:6)
اللہ تعالیٰ تو وہ ذات ہے کہ جو رحم کے اندر جس طرح چاہے ترتیب دیتا ہے۔ اس غالب اور حکمت والے کے علاوہ کوئی الہ نہیں ہے۔		ترجمہ
		كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (3:86)
اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہدایت کیسے دے کہ جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا۔ اور اس بات کی بھی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ حق ہے۔ اور ان کے پاس واضح دلائل بھی آئے۔ اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔		ترجمہ
		كَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُتْلَى عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (3:101)
تم پر اللہ تعالیٰ کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو پھر بھی کفر کس طرح کرتے ہو، اور اللہ کا رسول بھی تمہارے درمیان ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیا گویا اسے سیدھے رستے کی طرف ہدایت مل چکی ہے۔		ترجمہ
		فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا (2:148)
نیکیوں میں سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔ جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تم تمام کو لے آئے گا۔		ترجمہ
		وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ (6:22)
جس دن ہم ان تمام کو اکٹھا کریں تو جنہوں نے شرک کیا ہو گا انہیں کہیں گے کہ تمہارے شرکاء کہاں ہیں، وہ کہ جنہیں تم سمجھے بیٹھے تھے؟		ترجمہ

عربی	قسم	تجزیہ
قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللَّهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ (6:19)		
ترجمہ	آپ کہئے کہ سب سے بڑی چیز گواہی دینے کے لئے کون ہے، آپ کہئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے اور میرے پاس یہ قرآن بطور وحی کے بھیجا گیا ہے تاکہ میں اس قرآن کے ذریعے سے تم کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے ان سب کو ڈراؤں کیا تم سچ مچ یہی گواہی دو گے کہ اللہ تعالٰی کے ساتھ کچھ اور معبود بھی ہیں	
وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا (19:73)		
ترجمہ	جب ان کے سامنے ہماری روشن آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں بتاؤ ہم تم دونوں جماعتوں میں سے کس کا مرتبہ زیادہ ہے؟ اور کس کی مجلس شاندار ہے؟	
كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ (2:249)		
ترجمہ	کتنے ہی کم لوگ ایک بڑی جماعت پر اللہ تعالی کے حکم سے غالب آ گئے۔ اللہ تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔	
أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّن قَرْنٍ مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّن لَّكُمْ (6:6)		
ترجمہ	کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کو ہم نے دنیا میں ایسی قوت دی تھی کہ تم کو وہ قوت نہیں دی۔	
كَذَلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ (18:19)		
ترجمہ	اسی طرح ہم نے انہیں جگا کر اٹھا دیا کہ آپس میں پوچھ گچھ کر لیں۔ ایک کہنے والے نے کہا کہ کیوں بھئی تم کتنی دیر ٹھہرے رہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک دن یا ایک دن سے بھی کم۔	

اگلا ماڈیول۔۔۔AG04

اس ماڈیول میں آپ کافی علم بلاغت سے آشنا ہو چکے ہیں۔ اگلا ماڈیول AG04 ہے، جس میں آپ علم بلاغت کے مزید مباحث کا مطالعہ کریں گے۔ اس کی کچھ جھلکیاں یہ ہیں:

- تمنا، امید اور ندا
- ذکر اور حذف یعنی ضروری الفاظ کا بیان اور غیر ضروری الفاظ کو حذف کرنا
- تقدیم و تاخیر یعنی الفاظ کو آگے پیچھے کر کے مختلف مفہوم دینا
- تعریف و تنکیر یعنی اسم معرفہ اور اسم نکرہ کے استعمال سے کیا فرق پڑتا ہے؟
- اطلاق و تقیید یعنی کس طرح سے زبان کو مطلق (Absolute) یا مقید (Conditional) رکھا جاتا ہے
- قصر
- مساوات، ایجاز اور اطناب یعنی زبان میں کہاں پر کتنی طوالت اختیار کی جائے
- اسالیب کا مجازی استعمال
- کلام کے رخ میں ہونے والی تبدیلیاں
- علم البدیع

مآخذ و مراجع

اس کتاب کی تیاری میں ان کتب سے استفادہ کیا گیا ہے:

القرآن و الْحدِيث

- القُرآنُ الكرِيْمُ
- الْمؤطَا لِمَالِكِ ابن أنس
- الْجامع الصحيح، للإمام بُخاري
- الْجَامِعُ الصَّحِيحُ، للإمام مسلم
- سُنَن أبي داود و ترمذي و نسائي وابن ماجة

علم الصرف و الْنحو

- أسباق النحو ، حَمِيد الدين الفراهي
- آسان عربي گرامر، لطف الرحْمن خان
- عربِي كا معلم ، مولوي عبدالستار خان
- كِتَابُ الصَّرف ، حافظ عَبدُالرَّحْمَن أمرتسري
- قواعد اللغة العربِية المبسطة ، عبد اللطيف السعيد
- الْنَحوُ الأساسي ، دكتور أحْمَد مُختار عمر ، دكتور مصطفى النحاس زهران ، دكتور محمد حَمَاسَة عبداللطيف
- الْنَحوُ الوَاضِح ، علي الْجَارِم و مُصطَفى أمِيْن
- الْقَوَاعِدُ الأسَاسِيةُ للُغَةِ الْعربِيةُ ، السيد أحْمد الْهَاشِمِي

علم البلاغة

- البَلاغَةُ الوَاضِحَة، علي الْجَارِم و مُصطَفى أمِيْن
- جواهر البَلاغَة فِي الْمَعَانِي و البَيَانِ و البَدِيع ، السيد أحْمد الْهَاشِمِي
- أسرار البلاغة ، للجرجاني

تعليم اللغة العربِية

- تعليم اللغة العربِية ، جامعة الإسلامية بِمدينة الْمُنورة
- العربِيةُ بَيْنَ يَدَيك، دكتور عبد الْرَّحْمَن بن إبراهيم الفوزان، دكتور مُختار الطاهر حسين، محمد عبد الْخالق محمد فضل
- دُرُوسُ الْلُغَةِ العربِية لِغَيْرِ الْنَاطِقِيْنَ بِهَا ، الْدكتُور ف. عَبدُ الرَحِيم

الأدب العربِي

- أزْهَارُ الْعَرَبْ، محمد بن يوسف السورتي
- دَرَاسَةُ البَلاغَةِ الْعربِيةِ فِي ضَوءِ النَّصِّ العربِي ، الدكتور عبدالله بن أحْمد العطاس
- الْجَوَانِبُ الإعْلامِية فِي خُطُبِ الرَّسُول صلي الله عليه وسلم ، سعيد بن علي ثابت
- مُخْتَارَات مِن أدَبِ العَرَبْ ، أبو الْحَسَنْ علي الْحَسنِي النَدوي
- صُوَر مِن حَياة الصَّحَابة ، الدكتور عبد الرحْمَن رأفت باشا
- تاريخ الأدب العربِي، الدكتور عبدالْحليم الندوي

قاموس و غيْرهم

- الْمَورِدْ قاموس عربِي إنكلِيزي ، الدكتور روحي بَعَلْبَكي
- القاموس لشركة صخر لبَرَامِجِ الْحاسب
- تاج العروس، السيد محمد مرتضى الْحُسينِي الزبيدي

علوم اسلامیہ پروگرام (Islamic Studies Program) کے کورسز

علوم اسلامیہ پروگرام

قرآنی عربی

علوم القرآن

علوم الحدیث

علم الفقہ

مطالعہ تاریخ

سیرت

علوم دینیہ کا مطالعہ اور تحقیق

مسلم گروہوں کا تقابلی مطالعہ

مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ

اسلام اور علوم جدید

تزکیہ نفس

دعوت دین